ظہور کی ابتدا ۵۱۴ھ سے ہے متوکل اتنا بڑا تھا کہ جب اُسکو فتوحات حاصل ہوئین اور اُس کے ساتھیون نے امیرانہ ٹھاٹھ بنانا چاہا تو اُسنے لُوٹ کا تمام مال جمع کرکے جلوا دیا اور سب سے کہدیا کہ جو شخص دنیا کے مزے چاہتا ہے وہ میرے پاس سے چلا جائے یہان آخرت ہی جسکا نفع اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ابن تومرت نے اپنے فرقے کا نام موحدین رکھا تھا اِس تمام بیان اور کتب تواریخ کی تحقیقات سے اتنا حال ضرور تحقیق ہوگیا کہ ابن تومرت کا دعویٰ یہ نہ تھا کہ مین مہدی موعود ہون بلکہ غرض اُسکی اس لفظ سے ہدایت کرنے والے کے معنے تھے جو اُسکو مہدی موعود ہونے کا مدعی سمجھتے ہین وہ کوچہ تحقیق سے دور ہین ابن تومرت کی وفات کے بعد **عبدالمومن** بن علی اُسکا خلیفہ ہوا فرقۂ موحدین نے علی سلطان مراکو کے ساتھ بہت جنگ کی اور پہلے پہلے شکست کھاتے رہے بالآخر عبدالمومن نے علی بن یوسف کو ۵۴۲ھ ہجری مین اور اُسکے بھائی اسحاق کو ۵۴۳ھ ہجری مین قتل کیا اور المرابطین کی حکومت اسّی برس کے بعد ختم ہوگئی اور موحدین نے تمام مغرب پر قبضہ کرلیا اور بالآخر اُندلس کی بقیہ اسلامی سلطنت پر بھی قابض ہوگئے اور ۶۶۸ھ تک ۱۰ آدمیون نے حکومت کی

فائدہ جلیلہ۔ابن تومرت کے دوست عبداللہ کے حال کے مطابق ایک دلچسپ حکایت اسحاق اَخرَس (مدعی نبوت) کی کتاب المختار مین علامہ جوہری نے لکھی ہے جو سننے کے قابل ہے کہ یہ شخص مغربی تھا تمام آسمانی کتابین پڑھکر اصفہان کے مشہور مدرسے مین آیا اور دس برس تک خاموش رہا یہانتک کہ گونگا مشہور ہوگیا ایک رات اُٹھکر اہل مدرسہ کو جمع کرکے کہا کہ آج دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھکو جگاکر میرے مُنھ مین ایک ایسی چیز ڈالی جو شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ سرد تھی پھر مجھ کو اِن دونون فرشتون نے نبوّت کی بشارت سے سرفراز کیا ہرچند مین اس کے قبول سے گریز کرتا رہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین مگر اُنھون نے نہین مانا اور اِس امر عظیم کو مجھ ناچیز کی گردن پر رکھدیا اور معجزہ یہ عطا فرمایا کہ باوجود اخرس (گونگا) ہونے کے مین

بجواب ابن یاسین بن ... جلد ۱۰ ... کتاب ... کہا ہے کہ مومن ... اشتق دولة ... الموحدین ... یہ ... الدولة ... حفص ... ولکنه ... عبدالمومن بن علی ... امرة ...

Marfat.com

نہایت خوش بیان وفصیح ہوگیا پھر مجھکو فرشتون نے قران وتوریث وانجیل وزبور پڑھنے کو کہا مین نے تمام کتابین اُنکو برجستہ سُنا دین اور وہ مجھکو یاد ہوگئین چنانچہ اب بھی پڑھ سکتا ہون پس اب جوشخص خدا پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھپر ایمان لائے اُسکو تو نجات ہے اور جوکوئی عذر کرے یاد رکھو کہ اُسکا ایمان ناقص وہیچ ہے اور عنداللہ وہ ایمان مقبول نہین وہ ایمان قیامت کے دن اُسکے مُنھ پر مارا جائے گا۔

شہر سوس کا مہدی

(۲۸) فتوحات اسلامیہ مین لکھا ہے کہ ایک شخص متصوفہ کی جماعت مین سے تھا اُسنے شہر سوس مین جو مغرب مین واقع ہے اور سوس الاقصیٰ کہلاتا ہے ظہور کیا پھر مسجد ماسہ مین آیا اور دعوی کیا کہ مین فاطمی اور مہدی منتظر ہون اور لوگ چونکہ حوادث کے ظہور کی وجہ سے مہدی موعود کے منتظر ہورہے تھے اِسلئے اُسکو یہ موقع ہاتھ آگیا اور اُن سے کہا کہ مہدی کی دعوت یہین سے اول شروع ہوگی بربر کی بہت سی رعایا نے اُسکی دعوت کی اجابت کی یہان کے سرداروں نے فتنہ بڑھ جانے کے خوف سے ایک آدمی کو اُسکے قتل کے لئے مامور کیا جسنے گھات سے اُسے سوتے ہوئے کو مار ڈالا اور یہ شورش دفع ہوگئی۔

سیّد محمد

(۲۹) ہدیہ مہدویہ مین لکھا ہے کہ ایک کیمیاگر سیّد محمد نامی نے سنہ سات سو ہجری مین ملک مغرب کی طرف سے نکلکر دعوئ مہدیت کا کیا اور اکثر اُس اطراف کے لوگونکو مطیع کرلیا آخر دروغ اُسکا دیر چلا چند مدّت مین مع اپنی جماعت کے مارا گیا۔

محمد بن عبداللہ

(۳۰) ہدیۂ مہدویہ مین بیان کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ نامی نے سنہ ۹۱۰ ہجری مین اطراف مصر مین مہدی بنکر ایک جنگلی جماعت کے ساتھ خروج کیا تھا آخر کو اُس طرف کے حکام کے ہاتھ مین قید ہوکر توبہ کی۔

Marfat.com

مہدی مغربی

(۳۱) ملّا علی قاری اپنے اُس رسالے مین جو مہدی کے باب مین ۹۶۹ھ ہجری مین تالیف کیا ہے کہتے ہین کہ ایک شریف (سیّد) نے بلاد مغرب مین مہدیت کا دعوٰی کیا ہی اور اب تک موجود ہے اُسکی شوکت بہت بڑھ گئی ہے مغرب کے شہرون مین سے چار منزل تک اُس کے قبضے مین آگیا ہے۔

شیخ سنوسی

(۳۲) انسائکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۵ کے صفحہ ۲۸۵ مین مہدیون کے بیان کے متعلق ایک نوٹ ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے ولایت ایڈن[1] مین اور ایک شخص نے طرابلس الغرب مین کہ شمالی افریقہ مین واقع ہے اور ٹریپولی کے نام سے بھی مشہور ہے مہدیت کا دعوٰی کیا تھا طرابلس والا مہدی **سیّد محمد سنوسی** کہلاتا ہے۔ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ ہجری کے مصری رسالہ الہلال مین لکھا ہے کہ فرقۂ سنوسیہ **محمد بن محمد بن علی سنوسی** کی طرف منسوب ہی۔ محمد سنوسی اُن لوگون مین شمار ہوتا ہے

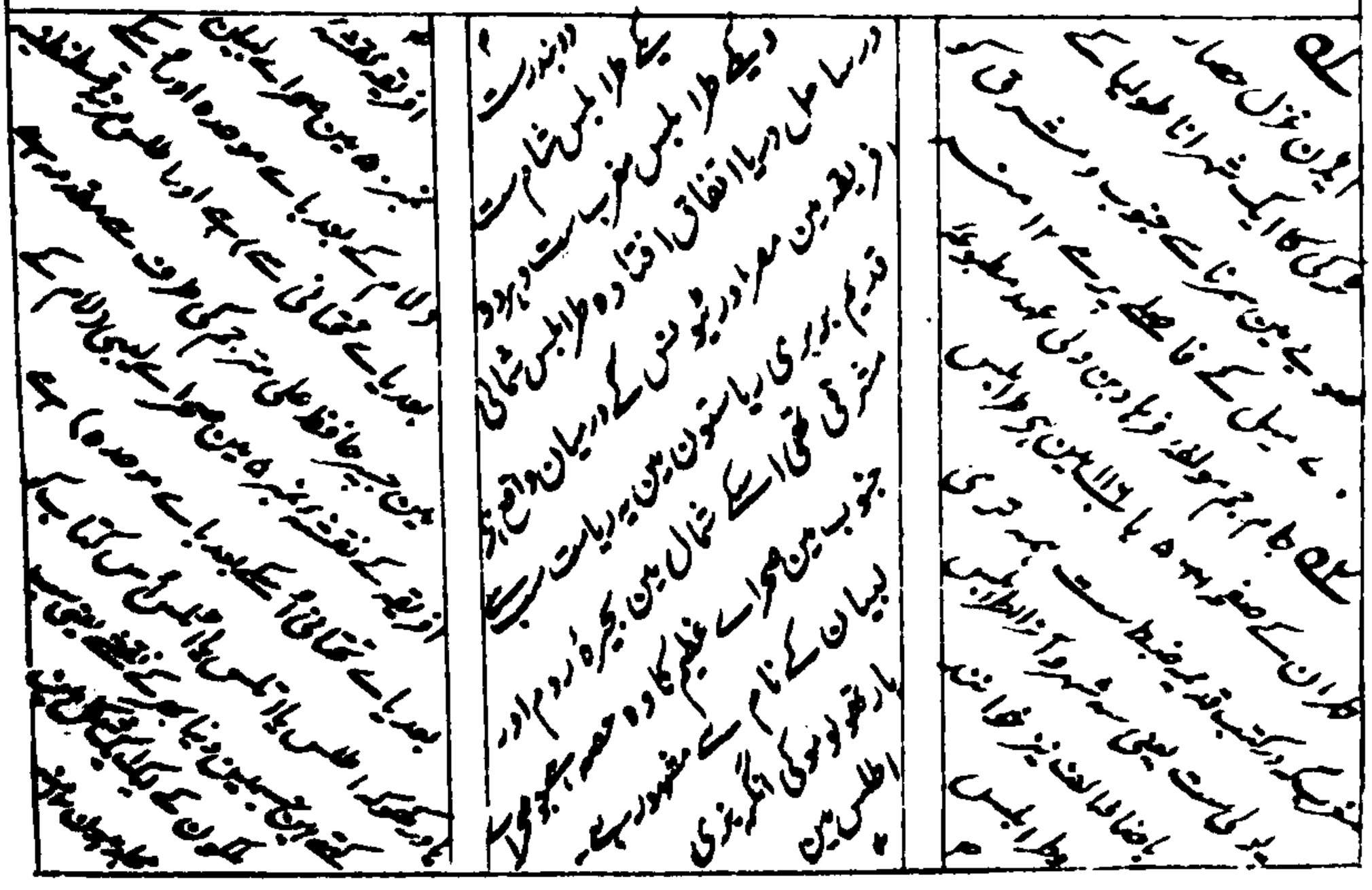

Marfat.com

ہوا اسلام مین مدعی مہدیت ہوگذرے اسی بنا پر اُسکا نام بجاے محمد سنوسی کے محمد مہدی سنوسی پڑگیا تھا اِسکا نسب حضرت امام حسنؓ سے جا ملتا ہے فرقۂ سنوسی کی بنیاد محمد مہدی سنوسی کے باپ سے شروع ہوتی ہے جسکا نام محمد بن علی سنوسی تھا اور جو ۱۲۰۲ھ ہجری مین علاقۂ الجزائر کے ایک بادیہ مین پیدا ہوا تھا جسکا نام مستغانم ہے وہین پرورش پائی پھر شہر فاس دارالحکومت مراکش کو تعلیم پانے کے لئے گیا اور چند دنون کے بعد سلسلۂ صوفیہ کی طریقۂ شاذلیہ مین جو وہان ایک مقدس اسلامی سلسلہ سمجھا جاتا ہے داخل ہوگیا پھر مکۂ معظمہ مین گیا وہان شیخ احمد بن ادریس کی صحبت مین رہنا پسند کیا جو علم تصوف مین اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتا تھا جسنے اسکو اپنی صحبت مین رہنے کے بعد اپنا خلیفہ بنا لیا محمد بن علی سنوسی نے کوہ ابی قبیس مین اپنی عبادتگاہ بنائی پھر اسکندریہ کو چلا گیا اور وہان عبادتگاہ بنائی مگر بعض ایسے واقعات پیش آئے کہ قاہرہ کے شیخ الاسلام نے اسکو وہانسے نکلوا دیا یہ وہانسے روانہ ہوکر شمالی افریقہ مین پہونچا اور ۱۲۵۵ھ ہجری مین بنغازی کے قریب جو ملک برقہ کا علاقہ ہے جبل اخضر مین فروکش ہوا اور ایک زاویہ یعنی خانقاہ بنائی جسکے آس پاس کھجور کے درخت تھے اور ایک ہزار کے قریب اُسکے پیرو وہان جمع ہوگئے۔ جبل اخضر ہی مین دو بیٹے پیدا ہوئے جنمین سے ایک کا نام محمد مہدی ہے جو ۱۲۶۱ھ ہجری مین پیدا ہوا اور دوسرے کا نام محمد شریف ہے جو ۱۲۶۳ھ ہجری مین پیدا ہوا۔ محمد بن علی سنوسی مکۂ معظمہ کو گیا۔ اور وہان سات سال تک اپنی عبادتگاہ واقع جبل ابی قبیس مین حدیث و فقہ پڑھاتا رہا پھر اپنے مرشد احمد بن ادریس کے ساتھ یمن مین رہنے لگا اور مرشد کے انتقال کے بعد دوبارہ مکۂ معظمہ مین آگیا اس اثنا مین عبد المطلب شریف مکہ نے حکومت عثمانیہ کے خلاف بغاوت برپا کردی جس کے بعد محمد بن علی پر بھی خفیہ طور پر شریف مکہ کی اعانت کا الزام لگایا گیا اُسکو کسی نے خبر کردی کہ حکومت عثمانیہ اُسکی گرفتاری کے لئے کوشش کر رہی ہے یہ خبر سنتے ہی جبل اخضر کو بھاگ گیا اور اپنی گرفتاری کے خوف سے بجاے شہر مین رہنے کے صحرا مین اپنے مریدون مین رہنا پسند کیا مریدون نے جغبوب مین رہنے کا مشورہ دیا ۱۲۷۲ھ ہجری مین وہان

روانہ ہوگیا اور وہان عبادتگاہ بنائی اور نہایت آزادی سے وہان کے لوگون مین جو زیادہ تر اہلِ عرب اور بربری تھے اسلام کے احکام پھیلاتا رہا۔ اُسکے عقائد مذہبی بڑی قبولیت کے ساتھ شمالی اور وسطی افریقہ مین پھیل گئے اُسکا بڑا مدعا یہ تھا کہ اسلامی ممالک کو مغربی تہذیب کی پیش قدمی اور عیسائی طاقتون کے اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک سد سکندری بنائی جائے اِسی لئے اُن نئے تمام دستورون کا جنھین ترکی یا مصری حکومت نے یورپین تہذیب کی تقلید مین اختیار کیا تھا سخت مخالف تھا اُسنے بہت سی عبادتگاہین مراکو اور مکہ کے درمیان کے ضروری مقامات مین بنالین جو خانقاہین یا زاویے کہلاتی ہین۔ اور داعی جنکو **مقدمین** کہتے ہین اِسلامی ہر ایک حصے مین مقرر کئے اسکے فرقے کو **سنوسیہ** کہتے ہین اور طرابلس مین اسکے پیرو **اِخوان** کہلاتے ہین۔ فرقۂ سنوسیہ کے قائم کرنے سے اُسکی غرض یہ تھی کہ مسلمانون کی اصلاح ہو اور اِسلام کی اشاعت کی جائے۔ فرقۂ سنوسیہ پر فرض ہے کہ احکام قرآن اور اصول توحید کے مطابق چلین اور اُنکی پابندی مین سرمو فرق نہو صرف خدائے وحدہٗ لاشریک کی بندگی کرین فقیرون اور درویشون کی اور مقابر کی زیارت سے پرہیز کرین۔ قہوہ اور تنباکو نہ پیئین۔ یہودیون اور عیسائیون سے کسی طرح کی رسم پیدا نکرین اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اگر وہ ہمیشہ اِس فرقے کی خدمت مین مصروف اور ترقی اسلام مین ہمیشہ ساعی نرہ سکے جس کے ساتھ اہلِ یورپ کے اثر سے بچنا بھی ضروری ہے تو وہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ اِس جماعت کے فائدے کے لیے دیا کرے ۱۲۷۶ھ ہجری مین سید محمد بن علی نے انتقال کیا۔ جغبوب مین اُسکی قبر ہے۔ اُسکی بہت سی کتابین یادگار ہین جو مریدون کے حلقے مین نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین اِسکی وفات کے وقت اِسکے بڑے بیٹے کی عمر جسکا بھی نام محمد ہی سولہ سال کی تھی یہی اُسکا جانشین ہوا۔ خوش اعتقاد مریدون نے اُسکی بیعت کی اپنے والد کی طرح اسنے بھی سلسلۂ تدریس جاری کیا۔ تمام لوگونکا اِسکی نسبت یہی خیال تھا کہ مہدی موعود یہی ہے اور اِسی خیال سے محمد مہدی بن محمد بن علی کے پاس اطراف ملک کے لوگ دھڑا دھڑ آتے اور اُسکی آستان بوسی کو مایۂ ناز سمجھتے یہ تحقیق رسالۂ الہلال سے ماخوذ ہے

Marfat.com

Marfat.com

تعداد بڑھائی ہے جغبوب مین اِن غلامون کو تعلیم و تربیت دیجاتی ہے اور جسوقت وہ سنوسیہ کی تمام باتون سے واقف ہوجاتے ہین تو آزاد کرکے وطن بھیجدئے جاتے ہین تاکہ اپنے بھائی بندون کو مسلمان کرین اِس فرقے کے لوگ عراق عرب مجمع الجزائر اور ملایا مین بھی نظر آتے ہین جبیل چاڈ کے شمالی مغربی علاقے مین سنوسی نہایت مستعدی سے کام کررہے ہین سلسلہ کی بڑی مجلس وقتاً فوقتاً جغبوب مین منعقد ہوتی ہے اِن اجلاسون مین تمام خانقاہون کے **مقدم** یعنی مہتمم اپنی کارگذاری کی رپورٹین پیش کرتے ہین اور آئندہ کے لئے احکام حاصل کرتے ہین مقدمون اپنے علاقے مین اُن لوگون پر بھی جو سلسلے مین شامل نہین ہین بہت اقتدار حاصل ہے اِس طرح سے شیخ کو ایک شاہانہ منزلت بھی حاصل ہوگئی ہے اِشاعت مذہب کے لئے سنوسی پہلے مقتدر اشخاص پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہین اور بچون کی تعلیم وہ بہت توجہ سے کرتے ہین **درویش** کا خطاب اُسے ملتا ہے جسنے اپنی راے اور خودی کو بالکل دور کردیا ہو اور اپنی جان کو شیخ طریقت کے کامل تصرف مین کردیا ہو یہ نتیجہ طویل شاگردی اور با احتیاط نگرانی و تربیت سے حاصل ہوتا ہے اِس سلسلے مین نہایت زبردست صوفیانہ اتحادی عنصر موجود ہے سنوسیون کو سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور ہمیشہ آزادی کے ساتھ رہنا پسند ہے اور اُنکی روش یہ ہے کہ اُنکے سبب سے کسی آدمی کو ذرا بھی تکلیف نہ پہونچے وہ سچے انسانی ہمدرد اور نیک دل لوگ ہین باوجودیکہ اُن کو یہودیون اور عیسائیون سے بچنے کا حکم ہے مگر وہ اُنکے ساتھ بھی خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہین اور کسی قسم کی تکلیف نہین دیتے شرارت اور فساد سے دور رہتے ہین سنوسی کے مریدون کا قول ہے کہ اُنکی تمام تر کوشش دین اسلام کو اصلی مرکز پر لیجانے اور اُسے کتاب اور سنت سے ہر طرح مطابق بنادینے پر مبذول ہے جسکا مدعا عدل اور مساوات حقوق کو پھیلانا اور پاکیزگیٔ نفس کی تدبیر کرتے رہنا ہے سنوسی لوگون کی زندگی بالکل درویشانہ ہے موٹا جھوٹا لباس اور روکھا سوکھا کھانا اُنکو بہت پسند ہے اور عبادت الٰہی کے سوا دنیاوی لذتون سے اُنھین کوئی سروکار نہین اب تک اِس فرقے کی برادری پانچ لاکھ آدمیون سے متجاوز ہوچکی ہے اور وہ عام انسانون کے ساتھ

Marfat.com

نیکی کرنے قرآن کو زمانۂ اول کی طرح سیکھنے اور سکھانے اور جو شخص اُنکے سلسلے مین داخل ہوا سے
ہر طرح کے محصول وخراج سے آزاد بنانے مین کوشان رہتے ہین ترک اور سنوسی لوگ باہم بھائیون
کی طرح ملتے اور برتاؤ کرتے ہین اور گو اُن مین خلش رہتی ہے لیکن بہ ظاہر تعلقات بہت قابل
اطمینان ہین اور کبھی اُن مین علانیہ بدمزگی کا اظہار نہین ہوا بلکہ سید الہادی شیخ طریقت
سنوسیہ نے اپنی نیک نیتی سے یہ بات مناسب سمجھی کہ اپنے والد کی اُن قیود کو توڑ دے
جو اُسنے ترکون کے ساتھ میل جول بڑھانے کی روک تھام کے لئے اپنے مریدون پر لگائی تھین
اور اِس معاملہ فہم درویش نے ترکون کے ساتھ اپنا میل ملاپ خوب بڑھا لیا اور فرانس
کی مملکت ٹونس پر قابض ہوجانے کے بعد سنوسی فرقے کا تقرّب سلطنت عثمانیہ کے ساتھ
مزید استحکام پکڑ گیا اور حکومت کی جانب سے سنوسی فرقے کے لوگون کو عام اجازت مل گئی
کہ وہ جہان چاہین تمام ملک مین ہر جگہ اپنی خانقاہین بنالین اور جتنی اراضی اُن خانقاہون
کے اثر مین لینگے وہ معافی دوامی اور وقف تصور ہوگی جسکا محصول وخراج نہ لیا جائے گا
پھر سنوسی فرقے کے خاندانون کے بچون کو اسلامی اور یورپین تعلیم ساتھ ساتھ دلوانے کے
واسطے منتخب کیا اور اُنھین فوجی خدمت کے قابل بنایا طرابلس الغرب کے مغربی جانب سہارا
کے علاقے مین سنوسی فرقے کے لوگ زیادہ ہین اور خاص طرابلس مین شاذ و نادر لیکن بن غازی
کے صوبے مین تو اُنکی اِسقدر کثیر آبادی ہے کہ ملک ہی گویا اُنکا ہوگیا ہے اور اُنھین ہر طرح
اقتدار حاصل ہے سنوسی فرقے کے درویش محکوم نہین ہین بلکہ وہ آزاد اور خود مختار حاکم ہین
اور اُنھون نے اپنے زیر اثر قطعہ ملک کو تمدن اور ترقی سے دور رکھنے مین نہایت کوشش
سے کام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُنکی خانقاہون کے سوا باقی تمام اراضی افتادہ اور غیر آباد ہے
جسمین دیہات اور مزارع کا کہین نام تک نہین ملک برقہ جو کبھی نہایت شاداب اور زرخیز تھا آج
بے آب وگیاہ خشک سرزمین بنگیا ہے اور جسنے وہ اُس سرزمین مین داخل نہونے دین وہ کبھی
وہان جا نہین سکتا اور وہ اُن مالی اور فوجی اصلاحون کو جنھین حکومت جاری کرنے کی فکر
مین ہے خوف اور شک کی نگاہون سے دیکھ رہے ہین کیونکہ اُنکے خیال مین یہ باتین اُن کے
پولیٹکل اور دینی رسوخ کو ضرر پہونچائینگی اُنکی ہر ایک خانقاہ ایک قلعہ ہے جسمین وحشی اور بادیہ نشین

Marfat.com

لوگ پناہ لیتے ہین اور خانقاہ ہی کی طرف سے زمین کا شتکارون کو دیجاتی ہے وہی انکی پیداوار کا حصہ وصول کرتی ہے سیاح اور مسافرون کی حفاظت ونگرانی کرتی ہے غرضکہ اُن ممالک مین عربی لوگون کی یہی عادت پڑگئی ہے کہ وہ سنوسی فرقے والون کو اپنا سردار۔دوست۔ محافظ جان وآبرو خزانچی اور دینی پیشوا سب کچھ تصور کرتے ہین اور وہین معاملات فیصل ہوتے ہین بن غازی مین سنوسی لوگ ہی اپنے آپ کو مالک اراضی وحکمران ملک سمجھ رہے ہین اور اُنھون نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ تمام ملک کی اراضی اپنے ٹھیکے مین لے لین اور یہ تدبیر کی کہ قبائل کو اس بات پر آمادہ بنالیا کہ وہ اپنی زمینین اُنکے سپرد کردین تاکہ یہ اُن اراضی کو خانقاہون کی املاک بناکر خراج سے آزاد کردین آخر اِسوجہ سے حکومت کو مجبوراً لوگون سے حلف لینا پڑا اور اُسنے قرآن کی رو سے اِس ٹیکس کی مشروعیت ثابت کرنی چاہی۔

خاص بن غازی مین جہان سنوسی لوگون کی بہت کچھ قوت وشوکت جمی ہے ایک نیا فرقہ پیدا ہوگیا ہے جسکے سرگروہ شرفاے محمودیہ ہین اور اُن مین نبی رموز کے ایکسو پچاس شخص شریک ہین اِس طریقے کے داعیون کا قول ہے کہ وہ لوگون کو سنوسی فرقے کے ظلم وجبر سے نجات دلانے کی سعی کرتے ہین نبی رموز کا سرگروہ جسکا نام **جابر** ہے اور جو اپنے متبعون پر کامل اقتدار رکھتا ہے قصبۂ مرج کوہستانی علاقے کے ایک ممتاز مقام مین جاکر اپنے مخالف لوگون کو علانیہ بلاکسی خوف وخطر کے دعوت دینے اور اپنے حلقۂ طریقت مین شامل بنانے کی سعی کرنے لگا جسکی وجہ سے طرفین مین جنگ ہوپڑی اور مجبوراً حکومت کو قیام امن کی خاطر سے بیچ مین مداخلت کرنی لازم آئی حکومت نبی رموز کی معاون اور سنوسیون کے خلاف ہے اور کچھ عرصے سے سنوسی فرقے پر اُن کے عام لوگ جنھین اپنے طریقے کے دینی فرائض ادا کرنے کی پروا نہین حاوی ہوگئے ہین اور یہ لوگ بہت کچھ خرابیان ڈال رہے ہین خاصکر بن غازی خاص مین منصور قشتلی نامی ایک اسی طرح کا آدمی بہت سر برآوردہ ہوگیا ہے اور حکومت نے مقام مرج کے پچھلے فسادون مین سزاے قید بھی دیدی تھی لیکن پھر اُسے رہا کردیا اور وہ رہائی کے بعد پہلے سے زیادہ زور پکڑ گیا ہے اور اُسنے سنوسی فرقے کے جاہل لوگون کو اپنے دام مین پھانس کر بڑی عزت پیدا کرلی ہے سنوسی لوگ

Marfat.com

حبشیون کی آبادی رکھنے والے علاقون مین بالکل بے کس و بے بس ہوکر رہتے ہین۔
سنہ ۱۸۸۰ء مین طرابلس الغرب کے علاقے مین سنوسیون کی چالیس خانقاہین تھین جو اب ساٹھ تک ترقی کرگئی ہین مگر اِن مین اعلیٰ درجے کی صرف تیس یا پینتیس خانقاہین ہین اور باقی یون ہی سی برائے نام۔

محمد احمد سوڈانی

(۳۴۳) سوڈان مین محمد احمد نے مہدیت کا دعویٰ کیا شیخ احمد دحلان نے فتوحات اسلامیہ کی جلد دوم کے صفحہ ۲۴۶ مین لکھا ہے کہ محمد احمد کے دعوے مہدیت کے باب مین اختلاف ہی بعض آدمی یہ کہتے ہین کہ اُسنے درحقیقت دعویٰ کیا تھا کہ مین مہدی منتظر ہون اور بعض کہتے ہین کہ مہدیت کا دعویٰ نہین کیا تھا بلکہ کہتا تھا مین اِسلئے کھڑا ہوا ہون کہ حق کو ظاہر کرون شریعت محمدی کو قائم کرون مصر سے انگریزون کو نکالدون اور بہت سے آدمی یہ کہتے ہین کہ محمد احمد نہایت نیک پابند شرع آدمی ہے اور بعض اُسکو بُرا کہتے ہین اور اُسکے خلاف باتین اُسکے لئے ثابت کرتے ہین کہتے ہین کہ اُسکے لشکر نے بڑے بڑے ظلم کئے اُسکی غرض قتل کرنا اور لوٹ مار ہے جب وہ کردفان اور خرطوم وغیرہ پر فتحیاب ہوا تو ایک بہت بڑی جماعت مسلمانون کی ناحق قتل کرڈالی جن مین علما صلحا اور عورتین بچے تھے بعض کہتے ہین کہ یہ مظالم اُسکے لشکر کے بعض مفسدون نے کئے محمد احمد کے نہ حکم سے ہوئے نہ اُسکی خوشی سے انتہیٰ ایک تقریر عبداللہ خلیفۂ مہدی کی اخبارات مین ہماری نظر سے گذری جو اُسنے اپنے لشکر کے سامنے بیان کی تھی اُسمین تصریح ہے اس بات کی کہ کلمۂ مہدیت سے مراد اتفاق دینیہ ہے نہ اصطلاحی معنے۔ بہرصورت محمد احمد کی نسبت کہا جاتا ہے وہ عرب نہ تھا بلکہ نوبیہ کا اصلی باشندہ تھا اور مقام دنقلہ مین دریاے نیل کے تیسرے آبشار کے قریب سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا تھا اور بموجب دوسری روایت کے جزیرہ مینٹ ارملی مین جو آردہ یا ڈنگولاے جدید کے محاذی اور اُسی نام کے ایک صوبہ کا دارالحکومت ہے اور دنقلہ سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر واقع ہی پیدا ہوا تھا جب اس شخص نے

Marfat.com

اِس امر کا اعلان کیا کہ مین وہی مہدی ہون جسکے پیدا ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اُسوقت عمر اُسکی چالیس برس کی تھی یہ شخص بچپنے سے اپنے مین مہدی غیب ہونے کے آثار ظاہر کرتا تھا اور بارہ برس کی عمر مین اسنے قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔

یہ مہدی لڑکون کی طرح مشکایہ مین جو سنار کے محاذی مین ایک جزیرہ ہے اپنے چچا شرف الدین کے پاس رہتا تھا اور کشتی بنانے کا کام سیکھتا تھا ایک دن اُسکے چچا نے اُسے خوب مارا اور وہ بھاگ کر خرطوم کو چلا گیا اور درویشون کے مدرسے مین داخل ہوا اُس مدرسے مین ایک عالم تھا درویشونکا پیشوا شمار کیا جاتا تھا یہ مدرسہ ہوقالی نام قریہ مین قریب شہر کے جدی تھا اُس مدرسے مین محمد احمد نے عرصے تک رہکر دینی تعلیم پائی مگر دنیاوی معاملات فہم و خواندن مین اُسنے کوئی ترقی معقول حاصل نہ کی بعد اسکے وہ یہان سے بربر کو گیا اور وہان پہونچکر ایک دوسرے مدرسے مین داخل ہوا یہ مدرسہ شیخ غوبوس کے اہتمام مین تھا اور مثل مدرسۂ اوّل الذکر کے ایک مزار کے متعلق تھا اس مدرسے مین داخل ہونے سے اُسکی غرض یہ تھی کہ علوم مذہبی کی تکمیل حاصل کرے بعد اسکے وہ اردوب کو جو کانا کے جنوب مین واقع ہے گیا اور شیخ نور الدین کا مرید ہوا اور شیخ نے اُسے درویش کا لقب عطا کیا۔

بعض کہتے ہین کہ محمد احمد نے کسی قدر تحصیل علم کے بعد سمانیہ کے طریقے کے درویشون کا حلقہ پسند کیا اور اُس مین شامل ہوا مگر چونکہ محمد احمد کا پیر اِس بات کو دیکھتا تھا کہ اسکا یہ مرید مہدیت کے دعوے کی بہت تائید کیا کرتا ہے اِسلئے وہ اِس سے ناخوش ہو گیا اور پیر مرید کے مابین ناچاقی اِسقدر بڑھی کہ محمد احمد نے جسوقت اپنے مہدی ہونے کی اشاعت پر زور دینا چاہا تو شیخ نے ایک فرمان اپنے مریدون کے نام اِس مضمون کا صادر کر دیا کہ اُسنے محمد احمد کو خلافت کے منصب سے معزول کر دیا ہے اور اُسے اپنے طریقے سے بھی خارج کر دیا ہے چونکہ وہ جھوٹے دعاوی کا بہت دلدادہ اور نہایت بدنفس شخص ہے اب محمد احمد کو کسی دوسری مناسب جگہ کی تلاش ہوئی تاکہ وہان رہکر اپنا کام شروع کرے وہ

ان ہی کے ایک اور مشہور پیر طریقت شیخ قرشی کے پاس پہونچا جس نے محمد احمد کو سلک طریقت مین منسلک کر کے اُسے خلافت کی اجازت عطا کی لوگ تو اِس بات کو دور

Marfat.com

دیکر بیان کرتے ہین کہ شیخ قرشی ہی نے محمد احمد کے دعوے مہدیت کا راستہ خس وخاشاک سے
پاک کیا کیونکہ وہ اُسکا ذکر ہمیشہ بہت ہی اچھے الفاظ مین کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے
یہ امور کشف اور غیب دانی کے وسیلے سے معلوم ہوتے ہین پھر اسنے محمد احمد کو ملک سوڈان
مین سیاحت کرنے اور عام لوگون کے دل ٹٹول کر اُنپر اپنا اثر ڈالنے کی ہدایت کی تاکہ وہ
اسنے اظہار دعوے کے وقت اپنی مدد و اعانت کرنے کے پیمان لے رکھے محمد احمد کی ضلع
کردفان کے باشندون کی جانب سے جنکے دل حکومت کی طرف سے غم وغصہ سے بھرے ہوئے
تھے اِسقدر آؤ بھگت ہوئی کہ اُسکی اُمیدین آئندہ کے لئے بیحد قوی ہوگئین محمد احمد اپنے
سفر سے واپس آیا تو اُسے شیخ کی وفات کی خبر راستے ہی مین ملی معلوم ہوا کہ شیخ کوئی وصیت نامہ
چھوڑ گیا ہے جس مین درج ہے کہ مہدی موعود کا وقت آپہونچا اور جو شخص میری قبر پر قبّہ
بنوائے گا اور میرے بچّون کے ختنے کرائے گا وہ امام مہدی ہی ہوگا محمد احمد نے شیخ کی
وصیت پوری کردی اور پھر وہ باضابطہ مہدی بن گیا۔

اور ایک روایت محمد احمد کی نسبت لوگ یون بیان کرتے ہین کہ اُسکے باپ کا نام عبداللہ
اور مان کا نام آمنہ تھا اور اُسکا باپ کشتی بناتا تھا جب عبداللہ مرگیا تو مہدی کے بڑے
بھائیون نے جو نیل ابیض پر کشتی سازی کا کام کرتے تھے یہ خیال کرکے کہ محمد احمد مین ملی دہ تحصیل علم
کا زیادہ ہے اُسے تعلیم کے لئے ملا عبدالرحیم ادرالغروجی کے سپرد کیا جو قریب خرطوم کے رہتے
تھے اُس مدرسون کی تعلیم جہان محمد احمد نے تربیت پائی مخصوص ومحدود نوشت وخواند وحفظ
آیات قرآنی پر تا حدامکان تھی اور اِن مین جو لوگ عالم ہوتے وہ قرآن مجید کی تفسیر بھی کرتے
اِس تعلیم مین علاوہ تعلیم مذہب کے فقہ اِسلامی کی بھی تعلیم ہوتی تھی اور اِن واعظون کی
ہر درجہ کے لوگون مین جن مین وہ وعظ کہتے تھے بہت وقعت ہوا کرتی تھی اقلاً اس ایک
صفت کا ہونا توان درویشون مین اشد ضروری ہے کہ وہ چند آیات قرآنی جلی پر لکھ سکین
جسے لوگ بطور تعویذ پہنین جسکی وجہ سے ہر قسم کی بیماری اور نیزہ اور گولی کے زخم سے محفوظ رہین
اور عورتین بھی اُسکے پہننے والون پر فریفتہ ہوجائین اور اُس تعویذ کا اثر تقوے وپرہیزگاری
پر منحصر تھا اور نوبیا والون کا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایک درویش کامل کا ہوا اور ابر پر بھی

Marfat.com

اختیار ہے چنانچہ ایسے عقیدے والے کسی طرح درویشون کی مخالفت نہین کرتے اور اُن کی قدر تہاے مخفیہ سے بہت ترسان رہتے ہین اور یہ درویش بھی شرابخواری اور حقہ کشی سے قطعًا پرہیز کرتے ہین اور اکثر اوقات اپنی تلاوت قرآن شریف و تفسیر مین صرف کرتے ہین الغرض جب محمد احمد کو لقب درویشی حاصل ہوگیا تو اُسکے بعد اُسنے جاے سکونت اپنی جزیرہ عبّا کو جو خرطوم سے شمالی جانب نیل ابیض پر واقع ہے قرار دیا اور زمین مین ایک غار کھود کر اُس مین اِس غرض سے رہنے کا عادی ہوا کہ گھنٹون تک وہان بیٹھکر ایک اسم کا ورد کرے چنانچہ بشمول صوم وصلوۃ کے خوشبو جلاکر ایک اسم کا ورد کرتا تھا لوگ بیان کرتے ہین کہ پندرہ سال پورے اُسنے اسی شغل مین گذاے محمد احمد کی نیک نامی بوجہ اُسکے تقدّس و اتقا کے دور تک پھیل گئی اور ایک شخص مالدار بنکر بہت سے مرید اپنے گرد جمع کرلئے اور بہت سی عورتون کو اپنے نکاح مین لایا نکاح کی غرض سے عورتون کا انتخاب بہت احتیاط سے کرتا تھا یعنی بغدا کے شیخون مین بڑے بڑے صاحب رعب وداب شیخون کی لڑکیون سے عقد کرتا تھا بخیال اسکے کہ چار سے زیادہ تعداد ازواج کی جیساکہ قرآن مین حکم ہے نہو جائے اُسکی یہ عادت تھی کہ عورتون کو طلاق دیدیتا تھا اور پھر مطابق اپنے خیال کے دوسری عورتون سے نکاح کرلیتا تھا غرضکہ رفتہ رفتہ اُسنے بوجہ اپنے تقدس وورع کے بڑی نیک نامی حاصل کی اور بہت سے لوگ اِسی قسم کے متعصب اُسکے پیرو اور مرید ہو گئے حاکم فشودا نے جس کے تحت مین مقام عبّا بھی تھا محمد احمد سے ایک غیر معمولی ٹیکس کا مطالبہ کیا اُسنے اُس ٹیکس کے دینے سے انکار کیا اسپر حاکم نے کہلا بھیجا کہ اگر تم ٹیکس کو نہ ادا کروگے تو مین تمکو گردن وگلوبستہ فشودا مین پکڑوا بلاؤنگا اور ایسے سپاہی مقرر کرونگا جو اُس جزیرے سے تمھاری اِس تہدید و تخویف کا دفعیہ کرینگے غرضکہ جسوقت وہ سپاہی حاکم نے وہان مقرر کئے وہ سب قتل ہو گئے اور یہ خبر دور تک منتشر ہوکر بڑے فساد کا باعث ہوئی محمد احمد نے اپنے موقع وقت پر لحاظ کرکے کہ اصلی مہدی کا ظہور تیرھوین صدی مین ہونے والا ہے یہ ٹھہرایا کہ اِس موقع کو ہاتھ سے ندو اور اِس حیلے کو پیش کرو جسے باعتبار حالت موجودہ سوڈان کے لوگ بہت اچھی طرح تسلیم کرلینگے چنانچہ ماہ مئی ۱۸۸۱ء مین اپنے بھائی بندد رویشون کو اُسنے یہ لکھنا شروع کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس

Marfat.com

مہدی موعود کی نسبت پیشین گوئیان کی تھین وہ مجھ ہی سے مراد تھی اور وہ مین ہی ہون اور مجھ ہی کو خداوند عالم کی طرف سے یہ منصب عطا ہوا کہ اسلام کی اصلاح کرون اور تمام عالم کو عدل وداد سے بھر دون اور تمام عالم مین ایک ہی شرع اور ایک ہی مذہب اور ایک ہی بیت المال قائم کرون اور کوئی شخص عام اُس سے کہ وہ نصاریٰ ہو یا مسلمان یا بُت پرست مجھپر یقین نہ لائے اُسے فنا کردون ماہ رمضان مین اُسنے عام طور سے اپنے مذہب کا اظہار مقام ابیہ مین جو قریۂ عبّا کے قریب تھا کیا مہدی کا قول تھا کہ ہم موت کو ایسا ہی چاہتے ہین جیساکہ تم زندگی کو موت ہمکو زندگی سے زیادہ پیاری ہے اور سب سے زیادہ عزیز چیز ہم کو موت ہے مہدی کے ان الفاظ مین کچھ ایسا برقی اثر تھا کہ کچھ دنون مین ہزارون آدمی اُسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے ماہ جولائی مین رؤف پاشا گورنر سوڈان کو خرطوم مین مہدی کے مضمون خط کی اطلاع ہوئی چنانچہ شروع اگست مین اُسنے ایک نقیب ابوسعید نامی کو باین حکم روانہ کیا کہ محمد احمد کو خرطوم مین لے آئے ابوسعید نے مقام عبّا مین پہونچکر مہدی کو بہت ہی پایۂ برتر پر پایا ابوسعید کے سوال پر کہ آپ کی غرض اِن کارروائیون سے کیا ہی مہدی نے جواب دیا کہ مین خداوند عالم کی جانب سے مہدی موعود ہون ابوسعید نے کہا کہ اِس ملک کا حکمران بھی مثل آپ ہی کے مسلمان ہے جسکا جواب مہدی نے یہ دیا کہ نہین ہرگز ایسا نہین ہے اسلئے کہ حکمران نے کرسٹانون کو مجاز کیا ہے کہ وہ گرجے اپنے اِس ملک مین قائم کرین اور امن مین رہین علاوہ اسکے اُن کرسٹانون نے ٹیکس بھی وصول کیے ہین ابوسعید کی اِس نصیحت پر کہ آپ گورنمنٹ مصر سے مخالفت نہ کرین اپنے آپکو گورنمنٹ مصر کے حوالے کردین قبل اسکے کہ بے معین و مددگار ہوکر تاب مقاومت فوج سرکاری اور بندوق و توپ و جہاز جنگی و دخانی کی نہ لاسکین مہدی نے نہایت بہادرانہ طور سے یہ جواب دیا کہ اگر فوج مصری مجھے یا میرے مریدون کو گولیان ماریگی تو اُس سے کسی کو ضرر نہ پہونچے گا اور جو جہاز جنگی ہمارے مقابلے کو آئینگے سب کے سب ڈوب جائینگے غرض کہ ابوسعید ناکامیاب خرطوم کو واپس آیا رؤف پاشا نے مہدی کی سزا کے لئے تین سو سپاہی دو توپ یک دخانی جہاز کے ذریعہ سے بھیجے۔ ۱۱۔ اگست کو یہ فوج قریۂ عبّا سے تھوڑے

Marfat.com

فاصلے پر اُتری مہدی کے مقابلے مین ایک سو تیس سپاہی مع افسر کے مقتول ہوئے باقی سپاہیون نے اپنے ہتیار ڈالدیے اور بھاگ گئے اُسوقت وہ جنگی جہاز بھی قریہ کے پہلو مین پہونچ گیا تھا چنانچہ افسر توپخانہ کو حکم دیا گیا کہ وہ مہدی پر گولہ اندازی کرے اِس لئے کہ اِس مقام سے مہدی چند گزون کے فاصلے پر سوار نظر آرہا تھا مگر وہ شخص مہدی کی مقدس صورت دیکھکر گھبرا گیا اور پہلے تو عذر کیا کہ گولہ بارود نہین ملتا بعد اسکے بادہوائی گولے اُڑانے لگا مہدی بے تکلف و بہ آرام تمام سوار ہوکر چلتا ہوا باقی ماندہ فوج جان بچاکر خرطوم مین واپس پہونچی اِس سرکاری فوج کی شکست کا یہ نتیجہ ہوا کہ مہدی کے مرید اور بڑھے اور شہر خرطوم مین ایک قسم کا تردد پیدا ہوگیا۔ پھر رشید بے حاکم فشود اچار سو قواعد دان سپاہی اور ایک ہزار حبشیان شیلوک کو ہمراہ لیکر مہدی کے مقابلے پر روانہ ہوا ۸- دسمبر کو لڑائی ہوئی اور یہ بھی بغاراوالون کے غضبناک نیزون سے چھد گئے جو مہدی کی اعانت کو جمع ہوئے تھے بعد اسکے بہت سی رمینگٹن بندوقین اور مصالحہ جنگ درویشون کے ہاتھ آیا اور اُسوقت بغاوت چارون طرف کی ہوا مین پھیل گئی اور درویش شیوخ عرب کے ہان جاے اور جہاد کے لئے وعظ کرتے پھرتے تھے اور بہتیرے قبیلے نیل ابیض واسود کے اُسوقت برسرشورش تھے شروع ستمبر ۱۸۸۲ء مین مہدی ساٹھ ہزار ہمراہیون کی جماعت سے جن مین خاصکر قبیلہ بغارا اور حسنیہ کے لوگ بکثرت تھے العبید کے مقابل جو صوبہ کردفان کا صدر مقام ہے پہونچا اور ۱۹ جنوری ۱۸۸۳ء کو العبید پر مہدی کا قبضہ ہوگیا اور وہ بڑی شان وشکوہ سے شہر مین داخل ہوا تمام مصری سپاہی اور افسر اور اہلکار اُسکے مطیع ہو گئے شہر کے کل عیسائی تاجرون نے اسلام قبول کیا مگر رومن کیتھولک کے پادریون نے تبدیل مذہب سے انکار کیا اسلئے وہ لوگ قید سخت مین رکھے گئے اِس زمانے مین مہدی کردفان کا مالک ہوگیا اب تک درویش لوگ صرف نیزہ وشمشیر سے لڑتے تھے اُنکا یہ مقولہ تھا کہ یہ آتشین حربے کفار کے ہین لیکن آخرکار جب مصری گروہ کے گروہ مہدی سے جا ملے تو اُنکے پاس رمینگٹن رائفل بکثرت تھے اور اب وہ لوگ اُن بندوقون کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھتے تھے مصری سپاہی مہدی کے مقابلے مین بے سود تھے اِسلئے کہ وہ لوگ جنگ پر کسی طرح راغب نہین ہو سکتے تھے اور افسران

فوج جو کھلے کھلے جانے سے انکار نکر سکتے تھے سوڈان کا ہانا سکر روتے تھے عثمان دقنہ جو ایک ٹرکی سوداگر کا پوتا تھا جو بردہ فروش بھی تھا وہ اور اسکا بھائی احمد ۱۸۸۳ء مین مہدی کا شریک ہوگیا مہدی نے اُسے مشرقی سوڈان مین اپنی طرف سے امیر مقرر کردیا بیکر پاشا کو جس کے ساتھ ۷۰۰۰ فوج تھی عثمان دقنہ نے ۱۲۰۰ درویشون کے ساتھ الطیب کے قریب شکست فاش دی مصری فوج ایک وحشیانہ طور سے ماری گئی ۴ کرپ توپین پانچ لاکھ کارتوس اور تین ہزار بندوقین عثمان کے ہاتھ لگین چونکہ گورنمنٹ مصر مین بغاوت کے دفع کرنے کی قوت نہ تھی اسلئے یہ تجویز کی کہ سوڈان کے مختلف حصّون سے فوج واپس کرلیجائے حفاظت مصر کے لئے دریاے نیل پر خرطوم تک قبضہ رکھنا چاہئے اور بحر احمر سے مشرقی سوڈان کا حصّہ گورنمنٹ اٹلی کے سپرد کردین انگریزون نے اِس راے سے رضامندی ظاہر کی اور یہ بات تجویز ہوئی کہ ایک انگریزی افسر اعلی باختیارات کامل خرطوم کو اِس غرض سے روانہ کیا جائے کہ وہ فوج سوڈان سے واپس بھیجنے اور حتی الامکان آئندہ کے لئے وہان عمدہ انتظام بقاے حکومت وملک کے لئے کرے اور جنرل گارڈن اِس کام پر بحیثیت اعلی کمشنر برٹش گورنمنٹ کے اور خدیو مصر کی طرف سے گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوکر روانہ ہوا ۱۹ فروری ۱۸۸۴ء کو گارڈن نے بربر مین پہونچکر ایک اشتہار آزادی سوڈان کا جاری کیا اور نصف محصول بھی معاف کردیا اور علی العموم لوگون کے تصور بخشدئے بلکہ یہانتک کیا کہ باشندگان سوڈان کو یہ امتیاز دیا کہ وہ لونڈی اور غلام رکھین اور اِسی اِشتہار کے ذریعہ سے مہدی کو سلطان دارفور مقرر کیا اور کچھ تحفے بھی اُسے بھیجے مگر مہدی نے انکار کیا اور گارڈن سے مسلمان ہونے کی درخواست کی اور مہدی نے گارڈن کے لئے ایک لباس درویشی کہ ایک پیوند لگا ہوا کثیف پیراہن تھا بطور تحفے کے بھیجا وہ گارڈن نے واپس کردیا تو مہدی نے بھی وہ تحفے جو گارڈن نے اُسے بھیجے تھے واپس کردئے مہدی کی فوج نے مئی ۱۸۸۴ء مین بربر کو فتح کرلیا قاہرہ کو جو تار کا سلسلہ تھا وہ کاٹ ڈالا اور آئندہ جنرل گارڈن اور اُن کی فوج کے حالات پر پردہ ڈھک گیا اور وہ خرطوم مین گھر گیا اور اُسکا وہان سے واپس چلا آنا مشکل ہوگیا مہدی کے ساتھ عیسائی قیدی لباس درویشی مین فوجی خدمات پر مامور تھے اور مہدی کے سردارون سے

Marfat.com

اور شہر خرطوم والون سے صلاح اور مشورے ہونے لگے شیخ الاسلام اور قاضی اور مفتی وغیرہ اشخاص اس صلاح و مشورہ مین شریک تھے مگر بوجہ اشتعال بغاوت اُن لوگون کی سزادہی مین مبادرت نہو سکتی تھی مہدی نے ۲۶ جنوری ۱۸۸۵ء کی شب کو خرطوم فتح کر لیا شہر کے دروازے کھل گئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا جنرل گارڈن بھی مارا گیا اور سب سے انگریز بہ شمول یونانیون کے جو سلاح خانہ پر متعین تھے اور اکثر معزز لوگ قتل ہوے سفیر اسٹریا بھی مارا گیا اور سفیر یونان اور ایک ڈاکٹر قتل سے بچکر قید ہوا عورتون اور بچون کے سنہرے اور روپہلے زیور اور جواہرات چھین لئے گئے اور قبیلۂ بشارین کے سوداگرون کے ہاتھ مثل لونڈی غلامون کے فروخت کر دئے گئے انگریزی اور مصری اور سرکیشیا کی سفید رنگ عورتین اور حبشی عورتین سب کی سب فروخت کر ڈالی گئین اور اُن کے شوہر اور آقا انکے سامنے قتل کر ڈالے گئے دوپہر تک یہ جنگ اور قتل عام جاری رہا دوپہر کے بعد لوٹ کے لئے جھگڑا اور فساد شروع ہوا اور نماز مغرب تک بجز کوسنے اور بددعاؤن کے اور کچھ نہ سنائی دیتا تھا نہ مؤذن نے اذان دی اور نہ کوئی نماز مسجد مین ادا کی گئی۔

مہدی نے اپنے تابعین سے یہی تاکید کر رکھی تھی کہ وہ خاکساری اور عاجزی سے بسر کرین اور بالکل تارک دنیا رہین کسی قسم کی جائداد اپنے پاس نہ رکھین اور اپنی فقیرانہ بزرگی قائم رکھنے کے لئے چیتھڑون کے سئے ہوئے کپڑے پہنین اور پیوند لگائین لیکن لوٹ مار کے بعد درویشونکی یہ حالت بگڑ گئی اور انکے مذہبی خیالات کو بھی زوال ہونے لگا اور چیتھڑون کے لباس کے بدلے اب انھون نے صاف ستھرے اور صنعت کے کامون کے پُرتکلف کپڑے پہننا شروع کئے اور سفید کپڑون کے اوپر رنگین دھجیان لگانے لگے اور مفلسی اور ترک دنیا کی علامتین باقی نہین رہین پہلے جو سچی دیانت کے ساتھ متعصبانہ مذہبی جوش پایا جاتا تھا اُس کے بدلے اب دنیاداری کی باتین زیادہ پائی جانے لگین درویشون نے اِس خیال سے سوڈان کی تمام جامع مسجدین توڑ ڈالین کہ وہ مال مغصوبہ سے تیار ہوئی ہین وفات سے قبل مہدی کے اقتدار اور سطوت مین بہت کچھ ضعف بسبب قحط اور جنگ کے آگیا تھا۔

ماہ مارچ ۱۸۸۵ء مین **مولوی حسن علی مخالف مہدی** نہایت تزک و احتشام سے

Marfat.com

السعید مین داخل ہوا گھوڑے پر سوار اور ایک برہنہ شمشیر ہاتھ مین لئے ہوئے کہتا جاتا تھا کہ یہ تلوار مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے قتل کرنے اور کافرون کے مصر سے نکالنے کو عطا فرمائی ہے اور چند روز کے بعد اس مولوی کے مقلدین نے پیروان مہدی کو ایک سخت شکست دی اور اسکے سردارون کو قتل کر ڈالا مہدی نے چھ ہزار آدمیون کے ساتھ مقام اُمّ درمان مین اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا اور یہان وہ سفید کرتہ و پائجامہ پہنے رہتا تھا اور عصا اپنے پاس رکھتا تھا اور مصر پر حملہ کرنے کے لئے فوج جمع کرتا تھا کہ ۱۹-جون ۱۸۸۵ء کو عارضۂ چیچک مین مبتلا ہوا مرتے وقت اپنے پاس سے بھتیجے **عبداللہ تعاشی** کو کہ چار خلفا مین سے ہے مجمعے کے اندر بُلایا اور اپنی تلوار اُسے دی اور اپنا جانشین اُسے مقرر کیا دوسرے روز مہدی کی حالت خراب ہوگئی اور اپنے اعزّہ و اقربا کو الوداع کہا اور یہ وصیت کی کہ انگریزون سے سلسلۂ جنگ برابر جاری رکھنا اُسی روز پانچ بجے قریب شام اُس کا انتقال ہوگیا اور فوراً ہی دفن کر دیا گیا اور جس خیمے مین وہ تھا جلا دیا گیا۔ تعاشی دعویدار اپنی جانشینی کا ہوا لیکن عام لوگون نے اُسکی اطاعت تسلیم نکی اور سخت نزاع واقع ہوئی مہدی کے دفن ہونے کے بعد عبداللہ اُمّ درمان سے مہدی کی فوج اور خزانہ جسے اُسنے فراہم کیا تھا چھوڑکر خرطوم چلا گیا اور محل شاہی مین قیام پذیر ہوا اور فوج جو اُمّ درمان مین تھی اُسے مہدی کا خزانہ دینے سے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی کہ مین نے یہ چاہا کہ یہ لوگ کافرون سے متصل جنگ کرین مگر یہ لوگ نہ گئے کچھ دنون کے بعد قبیلۂ بغارا اور شہر والون مین ایک ہنگامہ واقع ہوا اور کسی قدر فوج بھی اُن کی مدد کو آئی عبداللہ یہ قصد کرکے کہ اِس ہنگامے مین چلکر امن قائم کیجئے قرآن ہاتھ مین لئے ہوئے آیا مگر اُسکی گُدی مین ایک تلوار لگی اور قریب المرگ ہوگیا اِسی حالت مین لوگ اُسے محل مین اُٹھا لائے الغرض پیروان عبداللہ نے اپنے مخالفین کو پسپا کر دیا اُسوقت خلیفہ کی سلطنت چار سو میل تک بحر قلزم کے کنارے پر پھیلی ہوئی تھی اور اندرون ملک مین اُسکا علاقہ نیل اور سرحد حبش تک پہونچ گیا تھا اور مغرب کی طرف سہارا حد فاصل تھا یعنی ایک ہزار میل سے زیادہ وادی نیل مصر کے قبضے سے نکل گیا۔

Marfat.com

سنہ ۱۸۹۸ء مین انگلستان کے حکم سے جنرل کچنر ام درمان پر حملہ کرنے کے لئے ۲۷ ہزار انگلش مصری فوج لیکر مقام آگان مین داخل ہوا جو ام درمان سے آٹھ میل ہے اور گنبوٹون نے ام درمان تک گرداوری کرکے تمام بیرونی قلعون کو گولون سے مسمار کردیا اور تیسرے پہر کو خاص ام درمان پر گولہ اندازی ہوئی جس مقبرے مین محمد احمد مہدی کی قبر تھی اسکا گنبد اڑگیا شام کو یہ گنبوٹ آگان کو واپس آئے درویشون نے اُس دن مقابلہ نہین کیا لیکن جمعہ کے دن علی الصباح خلیفہ کی تمام فوج جسکی تعداد تخمیناً ۳۵ ہزار تھی ام درمان سے باہر نکلی اُس فوج کی کمان خلیفہ بذات خود کرتا تھا اور نہایت آمادگی سے حملہ کیا گیا اور کوشش کی کہ دونون جانب سے انگلش مصری فوج کو گھیر لین ہرچند کہ انگلش مصری فوج کی توپون اور بندوقون سے باڑھین چلتی تھین اور ہزارہا درویش کاہ کی طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے لیکن سخت جنگ کے بعد اُنکو زک ملی اور بڑی خونریزی کے ساتھ پسپا کئے گئے اور دوپہر تک بالکل منتشر ہوگئے دو بجے سردار کچنر خلیفہ کا خاص سیاہ نشان چھین کرام درمان کی جانب روانہ ہوا اور اڑھائی بجے اُسپر قبضہ کرلیا اور درویش کردفان کی طرف بھاگ گئے خلیفہ اور اُسکے ہمراہی کہ ایک سو تیس آدمی تھے تمام تیز رفتار سانڈنیو پر سوار تھے خلیفہ کی فوج جو بھاگ نہ سکی اُسنے سردار کے سامنے ہتیار رکھدیے درویشون کے مقتولون کی تعداد کا تخمینہ دس ہزار آٹھ سو ہے اور سولہ ہزار زخمی ہوئے اور تین ہزار سے چار ہزار تک قید کئے گئے زخمی درویشون کو موضع والون نے لوٹنے کی غرض سے قتل کیا اور لشکریون نے بھی ایسی لوٹ مار شروع کی سوڈانیون نے صدہا آدمیون کو قتل کیا جو راستے مین ملے اور جو درویش پڑے ہوئے ملے اُنکے گولی ماردی گئی یا سنگین سے ہلاک کئے گئے۔

جسوقت انگریزی فوج نے اخیر درویشونکے حملے کو زک دی اور ام درمان پر بڑھ رہی تھی تو سڑکون پر بہت سے پناہگزین مع عورتون اور بچون کے اپنے اُونٹون اور گدھون اور خچرون کو جنپر مال لدا ہوا تھا کھینچے لیے جاتے تھے یہ سب خوف زدہ بھاگے جاتے تھے یہانتک کہ گنبوٹون کے گولہ اندازون کو اُنپر گولہ اندازی کا حکم دیا اور نہایت غضبناک

گولہ اندازی کی گئی اور اُنپر میکسم توپون سے بھی گولہ باری کی گئی صدہا بلکہ ہزارہا مارے گئے اور سردار کی خاص اجازت سے مہدی کا مزار کھودا گیا لاش جو معمولی طور پر حنوط کی ہوئی تھی چیر پھاڑ کر ہڈیان وغیرہ نیل مین پھینکی گئین سر اور بعض حصے کسی میڈیکل کالج کی نذر کرنے کے واسطے رکھے گئے قبر مین بارود بھر کر اُسکو اوڑا دیا گیا مسٹر برلی نے اپنی کتاب جنگ خرطوم مین لکھا ہے کہ محمد احمد کی مہدیت کی تمام حقیقت کو بالکل مٹا دینے کی غرض سے یہ بات کی گئی مگر عام لوگ لاش کو دیکھ کر اسکا یقین نہین کرتے تھے کیونکہ اِن مین مشہور تھا کہ مہدی آسمان پر چلا گیا ہے اور کچھ عرصے کے بعد واپس آئیگا اگست ۱۸۹۹ء مین انگریزی فوج کے ایک افسر نے شوکا ناگانون مین جاکر مہدی کے چوتھے خلیفہ **محمد شریف** اور مہدی کے دونون بیٹون کو بعد جنگ وجدل کے گرفتار کر لیا، اور ویش اِس معرکہ مین قتل ہوئے پھر ان تینون قیدیون کے بھی گولی مار دی گئی اور لاشین ندی مین بہا دی گئین اور وہ گانون بالکل جلا دیا گیا اور ساٹھ آدمی اتباع واشیاع مہدی اسیر کئے گئے۔

ماہ نومبر ۱۸۹۹ء مین دخت کردفان کی ایک جگہ مین عبداللہ تعائشی پر کرنیل ونگیٹ نے دھاوا کیا جسمین تعائشی مارا گیا اِس لڑائی مین نو ہزار آدمیون نے اطاعت قبول کی جن مین خلیفہ کے نامی سردار اور امیر شامل تھے یہ سب گرفتار ہوگئے اور بہت سے لوگ مقتول ہوئے عثمان دقنہ جس کی عمر ستر سال کی تھی نواح ٹوکر واقع شرقی سوڈان کے جنگلون مین بھٹکتا پھرتا تھا ایک عرب شیخ کی غداری سے چند مصری سوارون کے ہاتھ اسیر ہوگیا۔

محمد الامین

(۳۴) محمد الامین نامی ایک شخص نے ضلع کردفان کے حصۂ جنوبی کوہستان لگالا مین یہ مشہور کیا کہ مین مہدی موعود ہون یہ خبر سنکر کرنیل ماہن جو سوڈان کا ڈپٹی گورنر جنرل ہے فی الفور خرطوم سے ۴۰۰ سوارون کو طلب کرکے ایک دخانی جہاز کے ذریعہ سے نیل سفید کی جانب روانہ ہوا ساتھ ہی اسکے العبید کو جو پایہ تخت

کوفان کا ہے یہ حکم بھیجا کہ دو سو سپاہ پیدل مع دو میکسم توپون کے میرے رسالے کے ساتھ بمقام نگالا آملے یہ پیدل سپاہی اور توپین دو سو میل کی مسافت طے کرتے ہوئے مقام فاچیشو کے کنارے فروکش ہوئے اور جنوبی مغربی سڑک پر نگالا کی طرف کوچ کرنے لگے اور ایک صحرائے لق ودق کے درمیان سے دو سو میل کی راہ طے کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کرنیل ماہن رود سے خشکی پر اترا پانچ دن کے بعد یہ خبر معلوم ہوئی کہ فلان قریے مین وہ مہدی موجود ہے کرنیل نے اُس فوج کے ساتھ تمام شب دھاوا کرکے تڑکے اس قریے کو گھیر لیا مہدی کے طرفدارون نے بے تکی گولیان چلائین آخرش مہدی نے یہ بات سمجھ لی کہ اپنا بچنا محال ہے اسلئے اُسنے اطاعت اختیار کی کرنیل نے مقامی شیخون کو لئے ہوئے اُس قریے کی طرف پیش قدمی کی مہدی باہر نکل آیا اور اپنے تئین سپرد کیا اُسکے بشرے اور قیافے سے ثابت ہوا کہ وہ بہت ذکی اور ہوشیار آدمی ہے اور یہ معلوم ہوا کہ وہ دوبار حج کے لئے مکۂ معظمہ گیا تھا اور حال ہی مین اِسکا وہان سے مراجعت کرنا ہوا اُسکی عمر ۴۰ سال کی تھی اور ٹونس اسکا وطن تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ اُسنے بہت سے آدمیون کو جمع کیا تھا لیکن اسکے گرفتار ہونے کے ایک دن آگے ہی اسکے اکثر رفیق بھاگ گئے اُنکو اس بات کے تحقیق کرنے کا موقع نہ ملا کہ آیا محمد الامین سچا مہدی موعود ہے یا دھوکا باز اور مکار ہے اُسنے اپنے منصوبون کی تعمیل نہایت چستی اور چالاکی سے کی اگر اسکو ایک مہینہ کی مہلت حاصل ہوتی اور حکام سوڈان سہل انگاری اور بے پروائی اختیار کرتے تو ملک کردفان کے جنوب کی طرف تمام لوگ اغلباً اسکے تابعدار ہوجاتے سوڈان کے اکثر شیوخ کے خطوط ملے جو اِس مہدی کے حالات کی تحقیقات کے باب مین ہین اُسنے وہی طریق اختیار کیا تھا جو پہلے مہدی کا طریق تھا اور اُسکی پیروی اختیار کئے ہوئے عمل کر رہا تھا اگر زمانہ اُسکو فرصت دیتا تو تھوڑے سے عرصے کے اندر اسکی قوت وطاقت بہت ترقی کرجاتی لیکن یہ بات خدا کو منظور نہ تھی کرنیل ماہن نے اُسکو قید کرکے نہایت حفاظت کے ساتھ عبید کو روانہ کیا اور اُسپر بغاوت کا الزام لگایا گیا اور اُسکو پھانسی دی گئی اُسکا لباس سوڈان

کے عربون کے لباس کی طرح ۔ تھا وہ اور اُسکے رفیق اپنے مُنھ پر نقاب ڈالے ہوئے رہتے تھے مہدی کا لباس اکثر ریشمی کپڑون کا ہوتا تھا جیسا کہ مکہ کے رہنے والے پہنتے ہین اس شخص کے خاص خاص رفیق بھی اسیر کرکے العبید کو روانہ کئے گئے نگالا کے شمالی مشرقی سمت کے باشندے مہدی کے تابعدار ہوگئے تھے انھین یقین ہوگیا تھا کہ یہ سچا مہدی موعود ہے انمین سے چند شخص قید بھی کئے گئے مہدی کے تابعدارون نے گھانس کو زہر آلود کیا تھا اسکے اثر سے بہت سے گھوڑے ہلاک ہوئے۔

محمد

(۳۵) فاس علاقۂ مغرب اقصیٰ مین ایک شخص نے جسکا نام محمد ہے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے بہت سے قبیلے اُسکے تابع ہوگئے ہین چنانچہ قبائل غیاثہ ۔ تسول۔ یرانس ۔ہوارہ ۔بنی وارین ۔ کمناسہ اور صنہاجہ اِس سے بہت کچھ عقیدت رکھتے ہین اور اسکی صداقت پر ایمان لاچکے ہین اور اسکے تابعین اسکو سیدنا کرکے بولتے ہین جیساکہ انکی اصطلاح مین بادشاہ وقت کو بولا جاتا ہے جب وہ اِن قبائل کو جو اسکے تابع ہین بلانا چاہتا ہے تو اپنے مکان کے قریب ایک بلند پہاڑ پر آگ روشن کرتا ہے جسے دیکھتے ہی وہ سارے دوڑے چلے آتے ہین اِن قبائل کے سوا اور بھی بہت سے لوگ اسکے تابع ہوگئے ہین اور ہوتے جاتے ہین الحاضرہ نے ۱۹۰۳ء کے آخری سال کے اپنے ایک پرچے مین اِسکا حلیہ اِس طرح بیان کیا ہے جسم دُبلا پتلا قد متوسط رنگ گورا مائل بگندمی داڑھی چھوٹی ہے جس مین چند بال سفید بھی ہین ایک آنکھ مین قدرے سفیدی ہے جب کوئی خط یا کتاب پڑھنے لگتا ہے تو اِس آنکھ کو بند کرلیتا ہے اکثر خاموش رہتا ہے کلام جب کرے مسائل شرعی سے کرتا ہے کسی قدر فقہ بھی جانتا ہے لیکن تاریخ مین بڑا علامہ ہے تین اسکے خلیفہ ہین ایک تو بالکل جاہل ہے جسکا نام **صالح** ہے وہ اس مدعی مہدیت کا خسر ہے دوسرے کا نام **محمد حموش** ہے یہ بھی بے علم ہے مگر بڑا زاہد عابد صاحب اخلاق حمیدہ ہے تیسرے کا نام **ابراہیم برنوصی** ہے یہ شخص فقیہ صوفی اور بڑا فاضل اعلیٰ درجے کا مصنف ہے اسکی

بڑی بڑی تصانیف ملک مین مشہور ہین دو شخص اسکے مہمان خانے کے مہتمم اور لنگر خانے کے منتظم ہین ایک کا نام محمد شرکی اور دوسرے کا نام حمود بخاری ہے۔

ملاے سُومالی

(۳۶) سومالی عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے وہ سرزمین جو اِس قبیلے کے لوگون سے لوگون سے آباد ہے ملک سومالی یا ارض سومالی کہلاتی ہے انگریز اسکو سومالی لینڈ یعنی سومالیون کی زمین کہتے ہین لیکن اِس ملک کا اصلی نام سومالی لینڈ نہین ہے۔ یہ ولایت افریقہ مین واقع ہے۔ اِس چھوٹے سے قطعہ زمین پر جو قومین آباد ہین اُنکے پاس گینڈے کی کھال کی ڈھالین ہین تیر و کمان ہین اور نیزے ہین۔

اِس ملک مین ایک شخص نے مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا۔

قاہرہ کے اخبار اللواء مورخہ ۸ ۲ - فروری سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھا ہے کہ سومالی کے جدید مہدی کا نام حاجی محمد بن عبداللہ ہے اور خاص عرب سمالی الوطن مسلمان ہے جو خاص ایک اسلامی گھرانے سے نکلا ہے بچپن سے اُسے صرف دینی تعلیم ہوتی رہی اور دنیا کا ذرا بھی شائبہ اُسپر نہ پڑا ہے۔

قبل از دعاے مہدیت بہت وقت وہ ممالک حجاز تک ہو آیا ہے اور وہ فرقۂ جابر سلیمان سے ہے اُسکی عمر تیس برس کی ہے شیخ محمد صالح کا مرید ہے جو مکے مین فرقۂ محمدیہ کے سرغنہ ہین ملا کا جسم چھریرا اور قد معمولی ہے مال غنیمت اپنے پیرووں مین تقسیم کر دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ سمالیون کو غیر قومون کے قبضے سے آزاد کر دونگا اور بطور مہدی کے بھیجا گیا ہون۔ انگریزون نے ملا محمد بن عبداللہ کو جبل سنے شایستہ فوج نیر کنارۂ بحر سے اُترتے ہی حملہ کیا دیوانہ ملا خطاب دیا اور مدت تک اُسکو دیوانہ سمجھتے رہے یعنی ڈھامون۔ تیر کمانون۔ اور نیزون کے بل پر جبکہ سنے جلدی چلنے والی توپون اور اعلیٰ درجے کی بندوق رکھنے والے سپاہیون پر حملہ کیا تو اسکی دیوانگی مین انگریزون کو کیونکر شک ہو سکتا تھا۔

Marfat.com

مگر جب انگریزون کی تین جا مہمین یکے بعد دیگرے ناکام ہوئین اور ملا کے ہاتھ سے انگریزون نے سخت تکلیف اُٹھائی اور اُسپر چڑھائیون مین صرف تو بہت ہوا مگر پھر بھی ناقص رہین اور ملا قتل و گرفتاری ہی سے محفوظ نہین رہا بلکہ اُسکی عظمت و شان مین کچھ فرق آنے اور آئندہ اُسکے دق کرنے کی بھی شہادت نہین ملی تو انگریزون کی آنکھین کھلین اور اب اُنھین معلوم ہوا کہ ملا کو کوئی دماغی مرض ہوتا تو وہ کیونکر اِس عمدگی سے مقابلہ کرکے محفوظ رہ سکتا تھا اس کے بعد ایک نئی خبر عام طور پر مشہور ہوئی کہ مہدی سوڈانی کے بعض پیرو یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ مہدی ملا عبداللہ کی صورت مین پھر پیدا ہوا ہے - لاکھون روپے خرچ کرنے اور صدہا سپاہی میدان جنگ مین ضائع کرنے کے بعد اراکین سلطنت انگلشیہ نے انجام کار فیصلہ کیا کہ دیوانے ملا کو مطیع کرنیکی کوشش بے سود بلکہ نا قابل عمل ہے اُسے اُسکی اپنی حالت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

سیّد محمد بن علی ادریسی

(۳۷) سنہ ۱۳۲۷ ہجری مین سید محمد بن علی بن احمد ادریسی شافعی نے تہامہ ملک یمن مین مہدیت کا دعویٰ کیا۔ مقام عسیر مین پیدا ہوا تھا اور اُس خاندان سے ہے جو یمن مین مشہور اور با اثر ہونے کے علاوہ خود کو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے ہی خاندان مین نبوت کا خاتمہ ہوا ہے۔
سید ادریسی کا اصلی وطن مراکو بیان کیا جاتا ہے مگر اُسکے دادا نے یمن مین بود و باش اختیار کر لی تھی اور وہین سید ادریسی اور اُسکے والد پیدا ہوئے تھے۔
سید ادریسی نے ابتدا مین مکۂ معظمہ مین دینی تعلیم پائی اور پھر مصر جاکر جامع ازہر مین داخل ہوگیا تحصیل علم کے بعد کچھ دنون سوڈان مین رہا اور پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا مگر جب وہان دال گلتی نظر نہ آئی تو واپس یمن چلا آیا چونکہ یمن کے لوگ نسبتہً کم علم اور سادہ طبیعت ہین اِسلئے یہان خوب کامیابی ہوئی بار ہا حج بیت اللہ سے بھی شرف اندوز ہوا اور اُسکے تقدس اور ورع کا شہرہ عرب و عجم کے گلی کوچہ مین

Marfat.com

ہونے لگا اور لوگ جوق جوق اُس سے بیعت کرنے لگے اور اِس شہرت کے خیال نے
اُسے مہدیت کے دعوے پر آمادہ کیا مگر خود سید ادریسی نے اپنے ایک دوست امین صادق
کے نام جو خط لکھا ہے اُسمین کہتا ہے کہ ہم مذہب اہلِ سنت والجماعت سے ہین اللہ اور اُسکے
فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے رسولون اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہین
اور حتی المقدور شریعت مطہرہ کے موافق عمل کرتے ہین امر معروف اور نہی عن المنکر بھی
بجا لاتے ہین نہ ہم مہدیت کے دعوے کے مدعی ہین نہ کشف وغیب دانی کے نہ ہمین
خلافت وملک کی ضرورت ہی اُسکی چند کرامتین مشہور ہین جنھین دیکھکر یمن کے جاہل بہت
متاثر ہوتے ہین اور اُسے ولی کامل جانتے ہین مثلاً ایک کرامت یہ ہے کہ جب نیا
شخص مرید ہونے کی غرض سے اُسکی خدمت مین حاضر ہوتا ہے تو اُسکے ہاتھ مین ایک
رسّی دی جاتی ہے جس کے پکڑتے ہی معتقد کے جسم پر لرزہ اور خوف طاری ہوجاتا ہے
اُسوقت پیر ومرشد ارشاد فرماتے ہین کہ تیرا دل میری طرف سے صاف نہین ہی معتقد
درد واضطراب کی وجہ سے چیختا ہے کہ حاشا وکلا میرا دل آپ کی جانب سے بالکل
صاف ہے اور آپکی ولایت وکرامت کا صدق دل سے اقرار کرتا ہون اُسوقت وہ
رسّی اُسکے ہاتھ سے چھٹ جاتی ہے اور اُسکے دل کو قرار حاصل ہوتا ہے پھر وہ اس نوگرفتار
کو مرید بنا لیتا ہے۔ کبھی کبھی بند اور تاریک کمرے مین ایک جانب فوج اور سوار جاتے
ہوئے دکھلائی دیتے ہین اُسوقت معتقدین خشوع وخضوع کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہین
مہدی کہتا ہے کہ یہ فرشتے ہین کہ ہماری مدد کو آئے ہین اور انشاء اللہ کفار ترکون پر
فتح حاصل ہوگی۔ عرب کے بڑے بڑے قبائل نے اُسکو مہدی تسلیم کرلیا ہے۔ اور
اُسکے آگے سرنیاز جھکاتے ہین یمن کا مشہور فرمان روا ابن محمد عہد جس نے ترکون سے
جنگ کا اعلان کیا تھا اُسکا مرید ہوگیا ہے فی الحال اُسکے مرید جو اُسکے ہمراہ سرفروشی
کے لئے تیار ہین چالیس ہزار بتلائے گئے ہین۔

کہتے ہین کہ اسنے بڑے زور وشور سے اعلان کیا ہے کہ مین لوگون کو امن وصلح کا پیغام
سنانے اور شریعت محمدی کی متابعت منوانے کے واسطے آیا ہون۔

Marfat.com

اِس جدید مہدی کی سطوت وجبروت کا اثر لوگون پر اِس درجہ ہوا ہے کہ اُس کے احکام پر مطلق چون وچرا نہین کرتے تھے۔

ایک عرب نے آکر اُس سے عرض کیا کہ احمد شریف جو امرائے وقت مین سے ہے میری لڑکی کو بھگا لیگیا ہے اور اُسکو ایک شخص غیر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا ہے اُسنے فوراً اُس امیر کو طلب کیا اور اِستغاثہ اُسکے روبرو پیش کرکے کہا کہ تم اپنی صفائی پیش کرو مگر وہ امیر قاصر رہا۔ اسپر مہدی نے حکم دیا کہ شرع کے مطابق اِسکے ہاتھ قلم کئے جائین۔ چنانچہ احمد شریف کے ہاتھ تراش دئے گئے۔ احمد شریف اُس وفد کا ممبر تھا جو اہلِ یمن کی طرف سے سلطان عبدالحمید خان ثانی کی خدمت مین گیا تھا سلطان نے اُسکو خاص اعزاز عطا کیا تھا مہدی اِس قسم کی سزا یمن اور لوگون کو بھی دے چکا ہے اور ایک بڑا پولیٹکل شخص ہے۔ ابتدا مین مرید کرنے کے بعد کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے بتلا دیا پھر آہستہ آہستہ حکومت کی جانب سے اُنھین بدظن کر دیا اور ٹیکس کی ادائگی سے روکدیا بدو عرب کی بادیہ نشین قومین تو اِس قسم کی باتون کی دلدادہ ہین اُنھین ٹیکس کا ادا کرنا اور کسی قسم کا مطیع وفرمان بردار رہنا کب گوارا ہے پس مہدی اور عیسی کے اغوا سے وہ پورے باغی بنگئے۔

اِدھر اور عیسی نے جھوٹی سچی دلیلین پیش کرکے ترکون کو کافر ٹھہرا دیا اور اُنپر جہاد کرنا فرض بتا دیا اب کیا تھا معرکہ آرائیان ہونے لگین اور طرفین کے ہزارہا آدمی توپ وتفنگ اور تلوار کے گھاٹ اترنے لگے۔

شریف مختار

(۳۸) سنہ ۱۳۲۸ ہجری کے آخر مین ایک شخص شریف مختار نامی نے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہونیکا دعویدار ہے سوڈان کے موضع کتاب لباب مین مہدی ہونیکا دعوی کیا اور حکام سوڈان کے اختیارات کی مخالفت کی گورنر بربر نے نائب گورنر دامر کو مع ایک دستہ سپاہ کے ایک لفٹنٹ کی ماتحتی مین اِس مہدی کو اطاعت قبول کرنے کے لئے ترغیب دینے پر مامور کیا موضع کتاب لباب مین پہونچکر نائب گورنر دامر نے

Marfat.com

امِ زمان کے قاضی کو حکم دیا کہ شریف کے پاس جاکر اُسکو مہدیت کا خیال ترک کرنے کے لئے ترغیب دے چنانچہ قاضی نے حکم کی تعمیل کی لیکن وہ اپنی کوشش مین ناکام رہا اِس لئے اُس ضلع کے شیخ کو اِس کام کے انجام دینے لئے مامور کیا شیخ کے پہونچنے تک مہدی کا جوش بہت بڑھ گیا تھا۔

شریف نے نیزے کے ایک وار سے شیخ کو ہلاک کردیا اور ایک جنگ شروع ہوئی جسمین مقتول شیخ کے دوساتھی سخت مجروح ہوئے اسپر سرکشون کو ڈرانے کے لئے کمان افسر نے ہوا مین چند خالی فیر بندوق سے کئے لیکن مہدی پر اسکا کوئی اثر نہین ہوا بلکہ برعکس اسکے مہدی اور اُسکے تین بیٹون نے سپاہ پر حملہ کردیا اِسلئے مقابلے مین اُن پر فیر کئے گئے شریف مجروح ہوا اور اُسکا ایک بیٹا مارا گیا اور باقی بیٹے خفیف مجروح ہوے سپاہیون مین سے ایک مارا گیا ایک سخت مجروح ہوا۔ اور نائب لفٹنٹ خفیف مجروح ہوا شریف اور اُسکے دونون بیٹون کو گرفتار اتبارہ کے اسپتال مین بھیجدیا گیا۔

عبدالغفار بن کمال غازی

(۳۹) شرح فصوص الحکم مین جندی نے لکھا ہے کہ عبدالغفار بن کمال غازی قونوی مہدیت کا دعوی کرتا تھا اور مین اِس دعوے کو نہین مانتا تھا اِس لئے مجھ سے بیحد دشمنی کرنے لگا اور علاحدہ کی جماعت کو میرے قتل کے لئے آمادہ کردیا مین نے مرشد کامل شیخ محی الدین عربی کی طرف توجہ کی مین نے عالم واقعہ مین دیکھا کہ شیخ نے اُس کے ہاتھ پاؤن پکڑلئے ہین اور مجھ سے فرماتے ہین کہ اُسکو زمین پر دیمار مین نے عرض کیا بہت بہتر جب مین مسجد مین پہونچا وہان دیکھا کہ وہ مدعی اور اُس کے متبع جمع ہین مین نے اُنکی طرف التفات نکی محراب مین پہونچکر نماز پڑھنے لگا اُنکو میری ایذادہی پر جرأت نہوئی آخرکار اُس مدعی نے میرے ہاتھ پر توبہ کرلی۔

Marfat.com

خاتمہ

تاریخ اِس بات کو بتا رہی ہی کہ جس ملک مین اسلامی حکومت کی کمزوری آغاز ہوئی ہے یا رعایا مین تہذیب وشائستگی مفقود ہے وہان کوئی نہ کوئی شخص مہدیت کا دعویٰ کرکے کھڑا ہوجاتا ہے اور مہدی آخرالزمان کے ظہور کی بشارت جناب سیدالمرسلین کے جن اقوال مین آئی ہے اُن ہی احادیث کی سند پر اپنی رکیک تاویلات سے علما کو قائل معقول بناکر اپنی مہدیت کا ثبوت دیتا ہے۔ مدعیانِ مہدیت کے شکار کھیلنے کی اوٹ مذہب ہوتا ہے۔ اور اکثر حالتون مین وہ طریقت (تصوف) کے لباس مین جلوہ گر ہوکر اپنی کارروائی آغاز کرتے ہین۔ خاصکر افریقہ کا براعظم جو اپنے باشندون کی وحشت مین مشہور ومعروف ہے بہت کم کبھی نہ کبھی مہدیت کے مدعی سے خالی رہتا ہے۔ اور ضعیف الاعتقاد لوگون کی جمعیت بھی اُنکے گرد فراہم ہوجاتی ہے مگر جب وہ اِس قابل ہوتے ہین کہ اب زبانی جمع خرچ سے گذرکر عملی دائرے مین قدم رکھین تو یکایک پولیٹکل دنیا کے کارپرداز اُن کے سرون پر جا پہونچے اور فوج ولشکر بھیجکر اُنکا اور اُنکے دعاوی کا نہین بلکہ اُن کی جماعت کا بھی سرکچل ڈالا۔ اور اُنھین پھولنے پھلنے نہ دیا۔ اگرچہ ان مدعیان مہدیت مین سے کچھ لوگ بڑی شہرت اور عزت حاصل کرلینے مین کامیاب ہوگئے مگر اکثر بدقسمتی سے گمنامی کے غار مین پڑے رہ گئے اور اُن کے حالات ظاہر نہ ہوسکے اور ہر ایک زمانے اور حالت مین اِس امر کے دعوے دارون کے باعث مسلمانون کو نہایت تکلیفین پہونچین جن مین اُنھین مادی اور اخلاقی دونون حیثیتون سے نقصان عظیم برداشت کرنا پڑا اور اُن کی کمر ٹوٹ گئی۔

مہدی موعود ہونے کے مدعی سب باہم ملتے جلتے اور دین کے پیرائے مین دنیاوی جاہ وعزت یا نام وشہرت کے طالب پائے گئے جسطرح میجک لین ٹرن (میجک لالٹین۔ ایک قسم کی لالٹین ہے) کا تماشا اندھیرے کمرے

Marfat.com

مین پورے کمال کو پہونچتا ہے اِسی طرح مہدیت محض تاریک زمانے مین اپنا پورا کرشمہ دکھاتی ہے - یہی وجہ ہے کہ افریقہ کی سرزمین دعوے مہدیت کا اکھاڑا رہتی ہے جسکے باعث ملک کے باشندے سخت آفتین جھیلتے ہین۔

علامہ ابن خلدون کا قول کا مدعیان مہدیت کا اصل منشا دور و دراز ممالک افریقہ مین ظہور کرنے سے محض حکومتون کا قائم کرنا تھا حالات مذکورۂ بالا سے آئینے کی طرح صاف اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جس وقت سے اہل یورپ کی نظرین افریقہ کے براعظم پر متوجہ ہوئی ہین اُس وقت سے یہ ملک دعوے مہدیت کی ایسی پرورش نہین کرسکتا جیسی انیسوین صدی عیسوی سے قبل کرتا تھا کیونکہ سوڈانی اور دوسرے مہدیون کا باوجود علم و عقل اور حکمت عملی سے کام لینے کے آخر ناکام ہی رہنا اِس امید کو توڑ چکا ہے کہ آیندہ یہ سرزمین پھر کسی مہدی موعود کے دعادی کو اِسقدر فروغ دے سکیگی جسقدر پہلے پھلے پھولے تھے اور امید ہے کہ ہزارون بھولے بھالے مسلمانون کو اِن باطل دعودنکی قربانی مین بھینٹ چڑھنا نصیب نہوگا تعجب یہ ہے کہ یورپ مین جہان ہر بات اور بے دینی بڑے زور و شور سے پھیل گئی ہے کوئی مہدی ظہور نہین فرماتا۔ فقط

تتمہ خاتمہ

فرقۂ یزیدی

مسٹر سون نے اپنی کتاب مین کردستان کے حالات مین یزیدیون کا حال بھی لکھا ہے کہ قدیم نینوی کے کھنڈرات سے چل کر جو موصل کے قریب واقع ہین ایک روز کے فاصلے پر چھوٹی چھوٹی جھاڑیون کا ایک سلسلہ ہے جس مین کئی چھوٹے چھوٹے گانون واقع ہین جہان مٹی کے جھونپڑون مین زمانۂ قدیم کی دو قومین آباد ہین جنکی تاریخ نہایت دلچسپ ہے یہ خالدی اور یزیدی ہین اور اُنکے قریب کوئی مسلمان آباد نہین یزیدی شیطان پرست سمجھے جاتے ہین۔ یزیدی ایک یعنی اعلیٰ ہستی کو تو مانتے ہین مگر ایسے التزام کے ساتھ اسکی طرف اعتنا کرنے سے پرہیز

Marfat.com

کرتے ہین جیسے کہ شیطان کی طرف کہ جسکے نام کے ذکر یا اسکی نسبت کسی تلمیح واشارے سے بھی انھین سخت مصیبت پیش آتی ہے مگر جبکہ شیطان کا ذکر ضرور ہی کرنا پڑتا ہو تو وہ ملک طاؤس کے نام سے اُسے پکارتے ہین یا ملک الکل کہتے ہین۔

انکا اعتقاد ہے کہ شیطان سب فرشتون کا سردار ہے جو ہنگامی طور پر ذرا بھگت رہا ہو مگر آخرکار اپنے اعلیٰ درجے پر بحال کیا جائیگا شیطان کے بعد طاقتور فرشتے جاتے ہین جو اس دنیا کے کاروبار پر اثر ڈالتے ہین۔ طفلس کے یزیدیون نے ایک متلاشی کو ایک عجیب کیفیت بتلائی وہ یہ ہے کہ شیطان اسقدر رویا کہ اُس کی سات ہزار برس کی جلاوطنی مین سات برتن اُسکے آنسوون سے بھر گئے اور اس سے ساتون دوزخین بجھ گئین۔ اب اُسکو آسمان پر اپنے سابقہ رتبے پر بحال کر دیا گیا ہو۔

یزیدی مختلف مذاہب کی کتب مقدسہ سے کسی کو رد نہین کرتے مگر بائبل کے عہد قدیم پر پورا اعتماد رکھتے ہین۔ عہد جدید اور قرآن کو بھی قابل عزت وکتب مقدسہ تسلیم کرتے ہین۔ مسیح کو وہ ایک فرشتہ مانتے ہین اور اُن کی تصلیب سے انکار کرتے ہین اور حضرت محمدؐ اور حضرت ابراہیمؑ اور دیگر قدیم انبیا کو وہ نبی تسلیم کرتے ہین اسکے علاوہ وہ مسیح کا دوبارہ آنا اور امام مہدی کا ظاہر ہونا مانتے ہین۔

اِس فرقے کے نام کی اصلیت کی نسبت بہت شک کیا جاتا ہے بعض محققین کا خیال ہو کہ خدا کے قدیم فارسی نام یزدان کی طرف یزیدی منسوب ہی مگر شیعہ اصرار کرتے ہین کہ یزید بن معاویہ نے یہ فرقہ قائم کیا تھا یا وہ اِس فرقے کا ایک ممتاز رکن تھا گو حضرت امام حسینؑ کے قتل کا الزام انپر ٹھیک نہین بیٹھتا۔ مگر انھین بدنام کرنے کے لئے یہ بھی لگایا جاتا ہے۔

اِس فرقے کی صحیح اصلیت کا کچھ پتا نہین لگتا خصوصًا ان کے گڈمڈ اور مخلوط عقیدے کی وجہ سے یہ تحقیقات اور بھی مشکل ہوگئی ہے۔ زردشتیون کی مذہبی کتاب استا مین چھٹی صدی قبل مسیح کے قریب بعض شیطان پرستون کو لعنت ملامت کی گئی ہے اور خود زردشت نے شمالی ایران مین اس قسم کے لوگون سے

جنگ کی تھی اور یزیدیون کے مذہب مین کچھ ان شیطان پرستون کے نشان ملتے ہین جنکا استا مین ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ کہ انکے یہان نیچر (فطرت) کی پرستش کے آثار موجود ہین مگر ایسے ہی قدیم بابلیون اور خالدیونکی آفتاب پرستی کی علامات بھی موجود ہین خصوصًا آفتاب کی وہ بہت عزت کرتے ہین اور اسے شیخ شمس کہتے ہین اور چاند کو شیخ قمر جو قدیم قصص الاصنام کے شمس اور قمر کے مطابق ہے۔

ان لوگون کے رسوم مین عجیب بے تعصبی نمایان ہے وہ بپتسمہ دیتے ہین ختنہ کرتے ہین چاند اور سورج کی عزت کرتے ہین اپنی قبرون پر قرآن کی آیات کندہ کراتے ہین انجیل یعنی عہد جدید کی آیات پڑھتے ہین کثرت ازدواج کا رواج ہے۔ شراب کو حلال کہتے ہین اور بعض گوشتون کو حلال کہتے ہین۔ زردشتی۔ اسوری۔ بابلی۔ مسلمانی اور عیسوی عبادت پر ملا جلا کر عمل کرتے ہین۔ اِن لوگون کا مرکز اور ابتدائی مقام پیدائش موصل کے قریب ہے اور یہان کردستان کی پہاڑیون کے ایک وادی مین یزیدی دلی دفن ہے جسے شیخ عدی کہتے ہین کہ جسے مختلف بیانات کے مطابق ساتوین یا دسوین صدی عیسوی مین گذرنا بیان کرتے ہین۔

اِس شیخ عدی کی اصلیت کچھ معلوم نہین ہوسکی البتہ ایک فارسی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلفاے بنی مروان سے ایک ہوا ہے مگر مسٹر سون لکھتا ہے کہ بعض دیگر اسلامی کتابون کے حوالے سے اب ہم اِس نتیجے پر پہونچے ہین کہ شیخ عدی ایک شخص خاندان بنی امیہ سے تھا اور شام کے مقامات بعلبک کا باشندہ تھا۔ مروان کے عہد مین (آٹھوین صدی عیسوی کے شروع مین) وہ موصل چلا گیا اور کردون کی ایک بڑی قوم مین جاکر سکونت اختیار کی کہ جہان بوجہ اپنے بڑے تقدس کے اس کے بہت سے لوگ مرید ہوگئے یہین اِسکا انتقال ہوا اور ایک وادی مین اُسے دفن کیا گیا بعض کہتے ہین کہ وہ حلب یا حران سے آیا تھا کہ جہان مدت تک مجوسی عقیدہ جاری رہا اور اب درحقیقت ایک ایسا ہی بُرا عقیدہ رکھتے ہین۔ اغلبًا یہ شخص درحقیقت تھا جو اُدھر کسی زیارت کو جاتے ہوئے آنکلا اور اپنے مذہب کی

اس فراخ کو یہان دیکھکر یہین رہ گیا۔

یزیدیون کے پیشواؤنکے چار درجے ہین۔ پیر۔ شیخ۔ قوّل (سکّر کے وزن پر قائل کی جمع)۔ اور فقیر۔ پیر سب سے اعلیٰ اور فقیر سب سے ادنیٰ ہی قوّل کے معنے بولنے والے کے ہین جو جا بجا پھر کر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہین اور فقیر لوگ شیخ عدی کی قبر پر خدمتگار رہین۔

مگر ایک یورپین محقق نے اِس واقعہ پر بہت اضافہ کیا ہی وہ لکھتا ہی کہ ولایت موصل ایران کے فرقۂ مجوس کی ایک عجیب جماعت کا مقام ہے کہ جسکے پیروون کو آج یزیدی کہا جاتا ہے یہ لوگ اِسلئے شیطان کی پرستش کرتے ہین کہ اگر ممکن ہو تو دوزخ مین اپنی حالت بہتر بنا سکین۔ یہ اِس لئے بُرائی کی روح کی تعظیم کرتے ہین کہ اِس سے خائف ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ اچھا خدا یزدان جو نہایت اعلیٰ ہے کچھ بُرائی نہین کرسکتا وہ اِس امر کے انکار کی کوئی کوشش نہین کرتے کہ وہ شیطان کی پرستش کرتے ہین گو اُسکا نام لینے کی اِن مین ممانعت ہی اور انمین سے کسی کے سامنے اُسکا نام لینا اُنکی سخت توہین کرنا ہی اُسکے بجاے وہ ملک طاؤن کا نام لیتے ہین اور شیطان کو طاؤس کی صورت مین پوجتے ہین۔ انکے مذہب مین اِسکی ابتدائی خوبی کچھ باقی نہین رہی کیونکہ مسلمان اور عیسائیون نے اِنھین لگاتار اذیت پہونچائی ہے اور ان دونون مذہبون سے اور نیز یہودیون سے اِنھون نے بہت سی باتین اختیار کرلی ہین یہانتک کہ اُنکا مذہب کہین کی اینٹ اور کہین کا روڑا ہوگیا ہے۔ گو شکل پہلے سے باقی رہگئی ہے۔

مجوسیون سے انھون نے اہرمن کو خوش کرنے کا اصول اختیار کیا اور خدا کے لئے ان کا لفظ یزدان لیا اور اِن مین قدیم ظہورات قطرت آفتاب پانی کے چشمون اور درختون کی پرستش باقی ہے ملک طاؤس یعنی بڑی بدی کی روح کے علاوہ وہ ملک عیسیٰ مسیح کو مانتے ہین اور بائبل کو وہ تسلیم کرتے ہین مگر مسیح کے مصلوب ہونے سے انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی شکل یا ایک ہم شکل کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا اور اصلی عیسیٰ کو ملک طاؤس نے ہٹا لیا تھا اب اُنکا مقام سورج مین ہے کہ جسے وہ شمس الدین کہتے ہین اور جسکے سامنے وہ ہر صبح سجدہ کرتے ہین۔ اپنے سالانہ عید کے موقع پر وہ ایک بھیڑ تو ملک عیسیٰ نام پر قربان کرتے ہین اور سات بھیڑین ملک طاؤس کے نام پر قربان کرتے ہین کیونکہ عیسیٰ غصّے مین سست

Marfat.com

اور رحم مین وافر ہین مگر شیطان تند اور حاسد خدا ہو وہی دنیا کی حکومت کر رہا ہی جسے دس ہزار سال کے لئے اِس عہدے پر مقرر کیا گیا ہی کہ جس مین سے چار ہزار سال ابھی باقی ہین اسکے بعد بُرائی کی طاقت ٹوٹ جائیگی اور ملک عیسٰی دس ہزار سال کے لئے حاکم ہونگے۔ گو مسلمان لوگ عیسائیون اور موسائیون سے بوجہ اہل کتاب ہونے کے بالکل روادری کا سلوک کرتے ہین مگر یزیدیون سے اِنکا برتاؤ سخت ہی کیونکہ انکے پاس کوئی کتاب نہین یفرقہ ہر بدسلوکی کا آماجگاہ ہی کہ جس مین عیسائی اور یہودی بھی مسلمانون کے شریک ہین تاہم وہ شیطان پرستون پر اکیلے حملہ نہین کرتے اور مسلمان کسی یزیدی کے گھر کے پاس سے رات کے وقت گذرنے مین تامل کرتے ہین۔ اب معلوم ہوا کہ یزیدیون کی ایک کتاب بھی ہی مگر ایسی احتیاط سے اُسے چھپا رکھا گیا ہے اور ایسی سختی سے اُسکے پڑھنے کا حق صرف قبیلے کے حاکم نے اپنے ہاتھ مین رکھا ہے کہ یہ عام یزیدیون کے لئے کسی کام کی نہین اسکا نام کتاب لاسود (سیاہ کتاب) ہی اور دسوین صدی عیسوی کی ہی اسمین اُس زمانے کے یزیدیون کے اعتقاد پر بحث ہی اور پھر اسکی تفسیر ہین تیرھوین صدی تک پر بحث ہی اِس تفسیر کا نام کتاب الجلوہ ہے چنانچہ مندرجۂ ذیل مسائل ان کتابون سے اخذ کئے گئے ہین ابتدا مین سات بڑے فرشتون نے مخلوقات کی تخلیق کا کام شروع کیا مگر سانپ کے بنانے مین انکا جھگڑا ہو گیا کہ جسے ملک طاؤس نے خاص کوشش سے بنایا اِس جھگڑے مین اُسے شکست ہوگئی اور وہ آسمان سے زمین پر اپنے سانپ سمیت پھینکدیا گیا اور باقی فرشتون نے کہا کہ تم سے یا تمھاری زمین سے ہم کچھ سروکار نہ رکھینگے بڑے غصے مین اسنے تخلیق کا کام ختم کیا اور یزیدی مذہب خاص اپنا بنایا جو لوگ اِس مذہب مین پیدا ہوتے ہین اُسکی پرستش کرتے ہین اور اُسے خوش کرتے مین عمر صرف کر دیتے ہین وہ بہشت مین جانے کی امید نہین رکھتے بلکہ اُن کا عقیدہ ہے کہ ان مین سے کوئی بہشت مین نہین جا سکتا جب تک کہ جتنی بُرائی کرتا ہے اُس سے چار مرتبہ زیادہ بھلائی نکرلے تاہم اُن کا عقیدہ ہی کہ دس ہزار سال پورے ہوجانے کے بعد ملک طاؤس کی آسمان پر پھر عزت بحال ہوجائیگی اور پھر اپنے زمین پر کے وفادار پیرو پر نظر عنایت کرے گا۔

خواہ یزیدی کی آخرت کی اُمید کتنی ہی خراب ہو تاہم کبھی نہین معلوم ہوا کہ کسی یزیدی نے اپنا مذہب ترک کرلیا ہو خواہ اِسپر کسی قدر مصیبت آئی ہو ہر روز وہ دعا مانگتا ہے اے ملک طاؤس تمنے مجھے یزیدی پیدا کیا ہی مجھے ہمیشہ اپنے مذہب پر مستقل اور وفادار رکھنا۔ گو یزیدی موصل کے جنوب مغرب مین بہت ہین مگر انکی خاص درگاہ شمال مغرب کی طرف ہی یہ شیطان کی درگاہ کردی پہاڑون مین چھپی ہوئی ہی وہ خالی کمرون کا ایک سلسلہ ہے کہ جسکے اندر زائر قیام کرتے ہین اور پھر یزیدی پیر شیخ عدی کی قبر ہے جو اصلی مقام زیارت ہے روکار کے پتھرون پر مخفی مطالب کے اشکال ہین کہ جنکے معانی کو یا تو چھپایا جاتا ہی یا کسی کو اب معلوم نہین اور دروازے کے اوپر سانپ کی شکل اُبھروان کھدی ہوئی ہی کہ جو یزیدی عقیدے مین سانپ کے ساتھ لازم وملزوم ہے اور اِسے سیاہ کرکے رکھا جاتا ہی دسعادے کے اندر بالکل تاریکی ہی اور پانی کے چلنے کا شور سُنا جاتا ہی۔ شیطان کی درگاہ کے اندر صرف ایک صندوق سُرخ کپڑے سے ڈھکا ہوا ہی جسکے اندر ملک طاؤس کی اصل مورت ہی جو مقدس مور ہے۔ درگاہ کے پرے ایک غار ہے جس مین زور سے پانی بہتا رہتا ہے جسے ایک مقدس چشمہ کہا جاتا ہے اور مکے کے چاہ زمزم کے اندر سے ملا ہوا ہے یہ چشمہ شیخ عدی کی طرف منسوب ہی جو اِس درگاہ کا مقدس بزرگ ہے اُسکے پاس کے سے کچھ شیخ آئے جو اُسے اپنے مذہب سے پھیر کر اِسلام قبول کرنے کی ترغیب دینے آئے تھے اُسنے اُنسے پوچھا کہ تم لوگ کہانسے آئے ہو اور اپنے پیچھے کیا چیزین بھول آئے ہو جواب لینا چاہتے ہو ایک نے کہا میرا عصا اور دوسرے کہا تسبیح کے مین رہگئی ہے اُسپر شیخ عدی نے زمین پر اپنی لاٹھی ماری اور فوراً پانی کا چشمہ جاری ہوگیا کہ جس کے ساتھ پہلے تو عصا اور پھر تسبیح نکل آئی دونون چیزین سیدھی مکے سے آگئی تھین اِسپر شیخون کو یزیدی مذہب قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

لے ارڈر جسنے نینوے کے کھنڈرات کھودے ہین اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اِن لوگون کی رسوم مذہبی اسورین لوگون کی رسوم مذہبی سے ملتی ہین اور بے شک ان کے مذہب کا بہت سا حصہ خالدی اصلیت کا ہی خود یہ لوگ شامی نسل کے ہین اور آج عربی بولتے ہین

اِن کا خاص لباس ہے کہ جس مین سرخ یا سی فرکا خاص رنگ ممتاز ہے وہ نیلے رنگ سے جو خاص مسلمان یا عیسائی پہنتے ہین نفرت کرتے ہین نہ اسے گھر مین استعمال کرتے ہین اور نہ کبھی لباس مین پہنتے ہین۔
اُنکا حاکم ایک شیخ ہے کہ جسے یہ امیر کہتے ہین اِسکے خاندان کی حکومت اِس قوم پر کئی نسلون سے ہے قریب زمانہ تک اس قوم پر ایک مضبوط اور مشہور شخص علی بے کی حکومت تھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ وہ گم ہوا اور اسکا بھتیجا اسمٰعیل بے حاکم مقرر ہوا مگر اُس کی بہن نے اُس سے حکومت چھین کر اُسے بھگا دیا جو وہ اپنے بیٹے کے لئے جو کمسن ہے محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ امیر کا حکم ڈیڑھ لاکھ یزیدیون پر مطلق ہے جو کوہستان کردستان اور متصلہ اضلاع ایران و روس مین پھیلے ہوے ہین اِسکا حکم قانون ہے اور اسے نہ صرف موت وحیات کا اختیار ہے بلکہ آیندہ زندگی (آخرت) مین ہمیشہ کے لئے مجرم ٹھہرانے کا اختیار ہے اس امیر کی آمدنی سات سنجاقون یا جھنڈون سے حاصل ہوتی ہے جو ملک طاؤس کے سات بڑی بت ہین جنکو یزیدی بوسہ دیتے ہین اور کچھ رقم نذر کرتے ہین ہر ایک پر یہ فقرہ کندہ ہے جہان تم جاؤ گے برکت جائے گی جو تمھین بوسہ دیگا مجھے بوسہ دیگا جو تمھین دیگا مجھے دیگا یہ ملک طاؤس کے الفاظ سمجھے جاتے ہین یہ بت بڑی احتیاط اور حفاظت سے لیجائے جاتے ہین تاکہ کوئی دشمن اُنھین چھین نہ لیجائے اور یزیدی اُنھین بوسہ دیکر حسب حیثیت نذرانہ دیتے ہین۔ کسی موضع مین سب سے بڑے یزیدی کے گھر مین یہ بت رہتا ہے اور وہ دوسری رات صرف اس صورت مین رہ سکتا ہے کہ بڑی رقم نذرانہ مین دیجائے۔ علی بے کے زمانے مین ایک سنجاق کو ٹھیکہ پر دینے کی رقم ایک لاکھ پونڈ مقرر ہوئی تھی۔ فقط

اشعار مشعر اختتام کتاب

کر چکا جس گھڑی مین اسکو تمام — نام رکھا مذاہب الاسلام
اس کی تحقیق حال مین کیا کیا — مختین مین نے کی ہین صبح و مسا
جتنے حالات اِس مین ہین یک جا — جامع ایسا نہین کوئی نسخا
یہی اپنی دعا خدایا ہے — دل و جان کی یہی تمنا ہے
عام لوگ اِس سے فائدہ پائین — علما بھی پسند فرمائین
وے جگہ دیدۂ مسلمان مین — اہل ارباب دین و ایمان مین
خوب مقبول عالم اِسکو کر — بہ طفیل جناب پیمبر

Marfat.com

تحریکِ آزادیِ ہند
اور
السّوادِ الاعظم

مصنف

پروفیسر محمّد مسعود احمد

علمائے اہلسنت وجماعت

بالخصوص مولٰنا محمد نعیم الدین مرادآبادی اور مفتی محمد عُمر نعیمی

کے سیاسی ومذہبی افکار وخیالات

نیز تحریک پاکستان میں آل انڈیا سُنّی کانفرنس اور

صحافتی اور عوامی سطح پر اِن حضرات کی

قابل قدر خدمات کا تحقیقی جائزہ

رضا پبلی کیشنز مین بازار داتا دربار لاہور

Marfat.com

بصیرت افروز کتابیں

تمہیدِ ایمان	از امام اہلِ سنت احمد رضا بریلوی	۲/۲۵
شعرِ حسن	از نظیر لدھیانوی	۴/۵۰
فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	پروفیسر محمد مسعود احمد	-/۱۲
فاضل بریلوی اور ترکِ موالات	〃 〃	۴/۵۰
تحریکِ آزادی ہند اور السوادالاعظم	〃 〃	
اقبال کا آخری معرکہ (مولانا حسین احمد دیوبندی کے نظریہ "ملت از وطن است" پر حکیم الامت علامہ اقبال کی تاریخی تنقید اور اس پر علمائے دیوبند کے اعتراضات کا جائزہ)	از سید نور محمد قادری	
مذاہب الاسلام	از حکیم مولوی محمد نجم الغنی رامپوری	-/۶۰
آئینۂ مودودیت	مولانا سید احمد سعید کاظمی	۲/۲۵
اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی	ابوالمنصور حافظ محمد انور قادری ایم اے	

رضا پبلی کیشنز

مین بازار داتا صاحب لاہور

Marfat.com

مذاہب اسلام

مولوی محمد نجم الغنی خاں رامپوری

رضا پبلی کیشنز
مین بازار داتا صاحب لاہور